اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

ساٹھواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **22** رنومبر 2022ء بروز منگل بمطابق **26** رربیع الثانی 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	08
4	آڈٹ رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	10
5	وقفہ سوالات۔	12
6	توجہ دلاؤ نوٹس۔	20

جلد **60** ☆☆ شمارہ **04**

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 22 / نومبر 2022ء بروز منگل بمطابق 26 / ربیع الثانی 1444 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 35 زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

فَكَيۡفَ اِذَا جَمَعۡنٰهُمۡ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ۚ وَ وُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۶﴾

﴿پارہ نمبر ۳ سُوۡرَۃُ آل عِمران آیات نمبر ۲۵ اور ۲۶﴾

ترجمہ: پھر کیا ہوگا حال جب ہم اُن کو جمع کریں گے ایک دن کہ اس کے آنے میں کچھ شُبہ نہیں اور پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کیا اور اُن کی حق تلفی نہ ہوگی۔ تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تُو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم۔ جی اکبر مینگل صاحب۔

میر محمد اکبر مینگل: ہمارے محترم یونس عزیز زہری صاحب کے والد فوت ہوگئے ہیں، وہ بہت بڑے بیوروکریٹ تھے اُن کی خدمات ہیں اس صوبے کے لئے، باقی قبائلی حوالے سے بھی اُنکی بہت خدمات ہیں۔ میں ایوان سے سفارش کروں گا کہ ان کے لئے فاتحہ کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مولوی صاحب! اُن کے حق میں دُعائے مغفرت پڑھی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب اسپیکر صاحب!

I welcome Mr.Neil Hawkins, High Commissioner for Australia and his team to visit our Assembly, from my government side and from my Assembly.

جناب قائم مقام اسپیکر: اوکے۔ I also welcome the high Commissioner of Australia for witnessing the Assembly Session.

جناب قائم مقام اسپیکر: زابد ریکی صاحب میرے خیال سے نہیں آئے ہیں نکے جوابات آگئے ہیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: ابھی تھوڑی دیر میں جائیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں، تین بجے ٹائم دیا ہوا تھا۔ جو جوابات آگئے ہیں منسٹر صاحب بھی نہیں آئے ہیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: منسٹر صاحب بھی کوئٹہ میں ہیں۔ تھوڑا سا delay کرلیں نصیب اللہ خان مری! وہ آرہے ہیں سر! وہ آرہے ہیں۔

جناب مُکھی شام لعل لاسی: آئی جی بلوچستان نے اس مرتبہ اقلیتوں کیلئے جو مخصوص کوٹہ ہے اُس کیلئے الگ اشتہار دیا ہوا ہے۔ جس سے ہماری اقلیتی برادری کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ اکثر ہوتا تو ایسا ہے تمام ڈیپارٹمنٹس میں اقلیتوں کو آج بھی برابر کے کوٹے کے حساب سے اُنکے rights ملازمتوں میں نہیں دیئے جاتے ہیں۔ تو میں آئی جی صاحب کا بہت مشکور ہوں اور آپ کے توسط سے تمام ڈیپارٹمنٹس سے میری یہ ریکویسٹ ہے خاص کر کے minority کی جو بھی ملازمتیں ہیں اُنکو separate کریں۔ کیونکہ ہمیں پتہ نہیں ہوتا ہے کہ اُس کوٹے کے حساب سے وہ اکثر نہیں ملتی ہیں۔ لوگوں کی بڑی شکایت ہے کہ ہمیں کوٹے کے حساب سے نہیں مل رہی ہیں۔ تو مہربانی کر کے اس طرح طریقہ اختیار کیا جائے کہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ ہمیں واقعی وہ پانچ پرسنٹ کے حساب مل رہی ہیں۔ تو اس حساب سے نہیں مل رہی ہیں۔ تو مہربانی آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ آپ ان کو پابند کریں ڈیپارٹمنٹس کو کہ مہربانی کر کے کہ یہ مخصوص کوٹہ جو

بھی ہے اُس کو separate کریں تا کہ ہمیں اس کا پتہ بھی چلے اور ہماری minority کی benefit بھی ہو۔ Thank you Sir.

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر کھیل وثقافت): جناب اسپیکر! مُکھی شام لعل نے جو کہا اُس حوالے سے حکومت کی طرف سے صرف اتنی surity دینا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ وتعالیٰ یہاں اس فلور آف دی ہاؤس پر پہلے بھی میں نے کہا تھا اب بھی کہتا ہوں کہ خواتین اور اقلیتوں کے حوالے سے ہر ڈیپارٹمنٹ میں ہمارے وزراء صاحبان اِن کو consider بھی کریں گے اور priority پر رکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے محکمے جتنے محکمے میرے پاس ہیں ٹورازم، سپورٹس اور یوتھ آفیئر ز ہے جہاں بھی ہے آپکے کوٹے کو priority پر رکھا جائے گا۔ Thank you very much.

جناب مُکھی شام لعل لاسی: سر! منسٹر صاحب کی بات تو صحیح ہے ہوسکتا ہے کہ سائیں کے ڈیپارٹمنٹ میں اسطرح ہو مگر اس طرح overall نہیں ہو رہا کافی ڈیپارٹمنٹ میں نہ اس طرح ہو رہا ہے لوگوں کی complain آ گئی وہ کہیں گے تو ہم وہ prove بھی آپ لوگوں کو دینے کیلئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری صاحب! رخصت کی درخواست پڑھیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سابق ایم پی اے ہیں، وہ اپنے ساتھیوں سمیت روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو اگر کسی کو بھجوا دیں وہاں کوئی delegation چلا جائے وہ میرا خیال میں احتجاج کر رہے ہیں۔ ضلع کے حوالے سے شاید کر رہے ہیں وہ جا کر اُن سے پوچھ لیں یا اُن کو بلا لیں ادھر چیمبر میں سردار صاحب بھی یہاں منسٹر صاحب ہیں، ضیاء صاحب محمد خان صاحب ہیں، ان کو کسی کے چیمبر میں بلا کر اُن سے بات کر لیں۔

جناب اصغر خان اچکزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! اجازت ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: جی۔

جناب اصغر خان اچکزئی: میں کل کے نوٹیفیکیشن پر پشین کو دو اضلاع میں تقسیم کرنے پر حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقیناً یہ ایک ہی ساتھ یہ procedure شروع ہوا تھا جس میں چمن، قلعہ عبداللہ، لورالائی اور ژوب ڈویژن۔ چمن، قلعہ عبداللہ کے دو ڈسٹرکٹس۔ اور اسی طرح پشین کے دو ڈسٹرکٹس۔ تو یقیناً بعض اوقات معاملات delay ہو جاتے ہیں، کچھ financial problems سامنے آجاتے ہیں۔ تو یقیناً یہ کل کا نوٹیفیکیشن ضلع پشین کے عوام کا حق بنتا ہے ایک بڑے وسیع وعریض رقبے پر مشتمل ایک ضلع ہے اور تقریباً کوئی آٹھ لاکھ کے لگ بھگ اس کی پاپولیشن ہے۔ یقیناً میں حکومت کا، سی ایم صاحب کا، ان کے پورے steps کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو قدم انہوں نے اُٹھایا ہے وہ حقیقت پر مبنی علاقے کے لوگوں کی آسانی کیلئے ایک بڑا اچھا اقدام ہے۔ اور ساتھ ہی جناب اسپیکر! میں ایک مطالبہ بھی کرتا ہوں جس

طرح ہمارا ایک انتہائی معزز اور قابل احترام فورم cabinet ہوتا ہے جہاں سے معاملات طے ہو کے پھر notify ہوتے ہیں۔اسی طرح یہ بھی انتہائی مقدس ایوان ہے جس میں تمام قابل قدر قابل احترام ہمارے پارلیمنٹیرین تشریف رکھتے ہیں اور ایک لحاظ سے یہ پراونشل لیول پر ایک پری پالیسی ساز ادارہ سمجھا جاتا ہے۔کل اسی ایوان نے ایک اور بھی قرارداد ضلع مسلم باغ کے حوالے سے وہ بھی حقیقت پر مبنی ہے، یہاں قرارداد پاس ہوئی تھی۔ اُس قرارداد کی بھی تقریباً تمام process مکمل بھی ہو چکی ہے اسمبلی سیکرٹریٹ سے، ایس اینڈ جی اے ڈی سے پھر بورڈ آف ریونیو پھر متعلقہ ڈویژن اور ڈسٹرکٹ۔ پھر واپس وہ process complete ہو کے ابھی بورڈ آف ریونیو سے ہمارے آنریبل چیف منسٹر کی ٹیبل تک وہ سمری پہنچ بھی چکی ہے۔تو براہِ مہربانی اس مسئلے کا بھی حل نکال کے نوٹیفکیشن کر کے ضلع مسلم باغ کے لوگوں کے اُس بنیادی حق کو اُنہیں دیا جائے۔اس معاملے میں ہم نے سُنا ہے کچھ مشکلات ہیں۔ یقیناً ہم نے کبھی بھی یہ نہیں کہا ہے۔ ابھی ہمارے اوستہ محمد سے لے کے لسبیلہ یا ہمارے ایک اور بھی recommendation آرہی ہے تربت کے حوالے سے جہاں بھی لوگوں کو مشکل ہو چاہے وہ کوئی بلوچ بیلٹ ہو چاہے وہ کوئی پشتون بیلٹ ہو، ہمارے کوئٹہ کے یہی مسائل ہیں یہاں ایک بہت بڑی آبادی پر ایک ہی ضلع ہے۔تو ساتھ ہی ہم اگر ایڈمنسٹریٹو بنیادوں پر چیزوں کو تقسیم کر کے لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کریں تو اس کی بہت زیادہ appreciation بھی ہمارے سامنے آجائیگی۔اور لوگوں کے لئے آسانیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ وہ قرارداد آپ ہی کے توسط سے اس اسمبلی فورم کے توسط سے پاس ہوئی ہے۔تو برائے مہربانی جس کا پورا procedure مکمل ہو چکا ہے۔مسلم باغ کو بھی ضلع declare کر کے وہاں کے لوگوں کی ایک آسانی کا وہاں کے لوگوں کے لئے اس وقت تک جو ایک بڑے ضلع ڈسٹرکٹ قلعہ سیف اللہ کی صورت میں اُن کا ضلع ہے اُن کو تقسیم کر کے آسانی پیدا کی جائے۔مَیں آخر میں ایک مرتبہ پھر حکومت بلوچستان کی تمام اتحادی جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پشین کو دو ڈسٹرکٹ میں تقسیم کر کے وہاں کے لوگوں کے لئے بڑی آسانی پیدا کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالرشید صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب مٹھا خان کاکڑ صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست درخواست منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر حمل کلمتی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ بانو خلیل صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلیدی صاحب سرکاری کارروائی کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی۔

میر ظہور احمد بلیدی: First of all I would like to welcome High Commissioner Australia and other Diplomates who have visited Balochistan Assembly and witnessing our assembly proceedings. It is definitely honour for us Australia is one of those countries who has stood with Pakistan and every thick and thin either it was floods and other catistropy and especially I also acknowledge Australian gesture for people of Pakistan and especially for the people of the Balochistan who has opened their doors of their universities for our students and given them scholarships and the Australia is the most feasible country for the students through-out the world. I welcome again .

جناب اسپیکر! ایک اہم معاملہ ہے کہ بلوچستان میں جتنے بھی ترقیاتی کام ہورہے ہیں، ان کے ریٹس اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ تقریباً تمام کام منجمند ہو چکے ہیں۔ اسٹیل کا ریٹ تین گنا زیادہ ہوگیا ہے۔ سمینٹ کا ریٹ وہ بھی تین، چار گنا بڑھ چکا ہے۔ اسی طرح ڈیزل کا ریٹ بھی بڑھ گیا ہے۔ کابینہ نے ایک فیصلہ کیا تھا جس کے منٹس آئے تھے کہ وہ اسکیم جو نئی پی ایس ڈی پی میں آئیں گی۔ اُن پر اُنہوں نے premium لگا دیئے تھے کوئی 70 سے 80 فیصد ریٹ ٹھیک ہوگئے تھے وہ شاید کچھ ٹینڈر وغیرہ ہوگئے۔ لیکن جو ongoing اسکیمات تھیں جن کی worth جو ہیں billions میں ہے میرے خیال سے کوئی تین، چار سو بلین کی اسکیمات ہیں اُن پر کام بالکل workable نہیں ہے۔ تو براہِ مہربانی منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ایریگیشن کے آپ کے سی اینڈ ڈبلیو کے اور پی اینڈ ڈی کے بھی وزیر آئیں گے تو یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور دوسری طرف جو ongoing پر جب releases گئے ہیں اور جو expenditure جو ہوا ہے تو میرا نہیں خیال ہے تو اس nonworkable ریٹس پر کوئی ٹھیکیدار کام کرسکے، اس پر بھی انکوائری ہونی چاہیے۔ کیونکہ وہ کوئی بیس یا پچیس بلین safe system میں expenditure show کیا ہوا ہے۔ آیا وہ کام ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں۔ تو پیسے تو بلوچستان کے لوگوں کے تھے اگر embezzled ہوئے ہیں تو یہ بہت بڑا scam ہے۔ تو اس پر منسٹر صاحب جو ہیں برائے مہربانی اس کے ریٹس بھی revised کریں اور انکوائری بھی کرادیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ نمبر 39 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور): میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی جانب سے بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ نمبر 39 مصدرہ 2022ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ نمبر 39 مصدرہ 2022ء) پیش ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ نمبر 39 مصدرہ 2022ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ محنت و افرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ

2022ء(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022ء) کوقواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022ء) کوقواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022ء) کوقواعدانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محنت وافرادی قوت چستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: میں خلیل جارج، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022) کوفی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022) کوفی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022) کوفی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محنت وافرادی قوت چستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری وزیر برائے محکمہ محنت وافرادی قوت کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022ء) کومنظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ2022ء(مسودہ نمبر39 مصدرہ2022ء) کومنظور کیا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ نمبر 39 مصدرہ 2022ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: **آڈٹ رپورٹس کا ایوان میں پیش کیا جانا۔**

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر خزانہ! قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور): میں خلیل جارج پارلیمانی سیکرٹری، وزیر خزانہ کی جانب سے قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز گونمنٹ آف بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔لہٰذا اِسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر خزانہ! قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز آف دی گورنمنٹ آف بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 22-2021ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور): میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریٹری، وزیر خزانہ کی جانب سے قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز آف دی گورنمنٹ آف بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 22-2021ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: موسمیاتی تبدیلی، ماحولیات اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز آف دی گورنمنٹ آف بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 22-2021ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔لہٰذا اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر خزانہ! قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر

174 کے تحت لوکل گورنمنٹ اور لوکل کونسلرز بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 22-2021ء ایوان کی میز پر رکھ دیں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور): میں خلیل جارج پارلیمانی سیکریٹری، وزیرخزانہ کی جانب سے قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت لوکل گورنمنٹ اور لوکل کونسلرز بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 22-2021 ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: لوکل گورنمنٹ اور لوکل کونسلرز بلوچستان کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 22-2021ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی لہذا اسے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی زمرک خان اچکزئی صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (صوبائی وزیر): شکریہ جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو میں اپنی پارٹی کی طرف سے welcome کہتا ہوں آسٹریلین ایمبیسیڈر اور اُسکی ٹیم کو اور ساتھ ہی مَیں اصغر خان کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے پشین کی عوام کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں بلکہ پورے بلوچستان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اِس میں ایک چیز آپ کو بتادوں جب یہ گورنمنٹ بنی تھی جناب اسپیکر صاحب! تو ہماری پارٹی کی طرف سے ہم نے اپنے مطالبات میں سے سے ٹاپ پر ہم نے لکھ کر دیا تھا ہمارے جو ڈیمانڈز تھے اُنکے مطابق اس پر عمل کیا جائے۔اس میں ایک چیز میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ایک جو مطالبہ ہے جو ابھی تک بقایا ہے جس میں ہم نے کہا کہ کوئٹہ کو تین ڈسٹرکٹس میں تقسیم جائے۔اور کوئٹہ اور پشین کو علیحدہ علیحدہ ڈویژن میں تقسیم کیا جائے۔تو اس پر ہمیں یہ کہنا چاہیے، سردار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور پوری ہماری ٹیم بیٹھی ہوئی ہے کیبنٹ بیٹھی ہوئی ہے کہ اس میں اگر کوئٹہ کو علیحدہ ڈویژن بنانے کی کوشش کریں کیونکہ ایک ضلع ہے اور ایک ڈویژن ہے جس میں بہت بڑا کوئی چالیس لاکھ کے قریب اسکی آبادی ہے۔اور میں یہ کہتا چلوں اس میں شکریہ گورنمنٹ کا بھی ادا کرنا چاہتا ہوں خصوصاً چیف منسٹر ہمارے قدوس بزنجو صاحب کا کہ اُسمیں اُس نے اپنی efforts دکھائی اور پوری کیبنٹ نے اس میں ہمارے ساتھ دیا منظوری دی میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی طرف سے ایک پوری قرارداد جانی بھی چاہیے کیونکہ بلوچستان ایک بہت بڑا صوبہ ہے رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں اضلاع بھی زیادہ ہوں یہاں سیٹیں بھی زیادہ ہوں اور جب اضلاع بنیں گے تو ضلع کی بنیاد پر ہمیں ایک ایک قومی اسمبلی کی سیٹ مل جائے۔تو ہماری کچھ حیثیت نیشنل اسمبلی میں ہوگی۔اس بنیاد پر ہماری صوبائی اسمبلی کی بھی سیٹیں زیادہ

ہو جائیں گی ہماری ایک قرارداد جو سینٹ سے پاس ہوئی تھی اگر آپ کو یاد ہو کہ ہماری بلوچستان اسمبلی کی جو سیٹیں ہیں ان کو پندرہ کیا جائے اور وہ سینٹ سے پاس ہو کر ابھی تک قومی اسمبلی میں پڑی ہوئی ہے۔ تو میں اس ایوان سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ ہم ایک مشتر کہ قرارداد کی صورت میں یہاں فیڈرل سے ایک مطالبہ کریں کہ قومی اسمبلی سے بھی اس کو پاس کیا جائے۔ کیونکہ ہمارے الیکشن جو آنے والے ہیں اس سے پہلے ان سیٹوں کو تقسیم کیا جائے اور اس بنیاد پر الیکشن کروائے جائیں میں آپ کے نوٹس میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ ایک جو بہت غلط اس دوران ہوا ہے جو الیکشن کمیشن کی طرف سے جو census ہوتے ہیں اس کی بنیاد پر وہ حلقہ بندیاں ہوتی ہیں لیکن census ہونے کے بعد حلقہ بندیاں ہوئیں اور پھر دوبارہ انہوں نے حلقہ بندیاں کیں مَیں کہتا ہوں کہ اسکے لئے بھی میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایوان ایک پوری قرارداد کی صورت میں اس کی بھی مخالفت کرلے۔ تو میں آخری میں اپنی طرف سے اور پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ مطالبہ کرتا ہوں وزیراعلیٰ صاحب اور کیبنٹ سے کہ وہ کوئٹہ کے حوالے سے بھی تین اضلاع بنائیں اور مسلم باغ کا ضلع جو ہماری پارٹی کی طرف سے شاہینہ بی بی نے پیش کیا تھا اور پر عملدرآمد کرایا جائے اور کوئٹہ اور پشین قلعہ عبداللہ کو دو ڈویژن میں تقسیم کیا جائے بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زمرک خان اچکزئی صاحب ضلع مسلم باغ کے حوالے سے صغر خان نے بھی بات کی تو سیکرٹری صاحب سی ایم سیکرٹریٹ کو یہاں سے ایک لیٹر جانا چاہئے کہ اس پر جتنی جلد ہو سکے، SMBR کی جانب سے رپورٹ آگئی ہے۔ kindly اسکو جلد سے جلد notify کرلیں سفارشی ایک لیٹر لکھیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وقفہ سوالات۔

مولوی صاحب! اس کے بعد پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، وہ منسٹر صاحب نہیں تھے تو سوالات ہمارے رہ گئے ہیں اس کے بعد پھر۔

مولوی نوراللہ: میں مختصر بات کرنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر! مَیں تو اپنے آپکو ضلع مسلم باغ کے حوالے سے بانی سمجھتے ہوئے زیرے اور بی بی شاہینہ بہن کی قرارداد کی تائید کرتا ہوں۔ مگر میرے خیال میں اِن حضرات نے میرے حلقے کے متعلق جوز ور دینا شروع کردیا ہے کچھ سیاسی مسئلہ بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ سی ایم صاحب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم ضرور مسلم باغ کو ضلع بنائیں گے۔ میں ان لوگوں کی تائید کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اِس قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کی ایوان سے درخواست کرتا ہوں۔ میرا حلقہ الیکشن کمیشن کے حوالے سے ساڑھے تین لاکھ آبادی پر مشتمل ہے۔ الیکشن کمشنر نے یہ رپورٹ دی ہے کہ بلوچستان میں سب سے بڑا حلقہ قلعہ سیف اللہ کا ہے۔ اور سب سے چھوٹا حلقہ وہ آواران کا ہے۔ تو مَیں ایک بار پھر اس قرارداد کی تائید میں دوبارہ ایوان میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جتنی جلدی ممکن

ہوا ایوان اسکی تائید کرے اور مسلم باغ کو ضلع بنانے کی ایوان سے یہ قرارداد تائیدی طور پر دوبارہ بھی پاس کرے اور سی ایم صاحب سے بھی میں ایوان کے توسط سے درخواست کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ مولوی صاحب یقیناً اس کا کریڈٹ آپ اور میڈم شاہینہ کو جاتا ہے کہ اسکے لئے جو ہے آپ روز اوّل سے کوشش کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب! چونکہ نہیں ہیں اُن کا جواب موصول ہو چکا ہے۔۔۔(مداخلت) نہیں ایک بار سوالات ،منسٹر کے انتظار میں آپ نے کہا کہ سوالات پھر public importance. چونکہ زابد علی ریکی نہیں ہیں سوال کو dispose of کر دیا جاتا ہے۔ جواب مل گئے تین سوالات ہیں اُن کے 220 اور 580 اور 541۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی نصراللہ خان زیرے صاحب! اپنا سوال نمبر 729 دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: سوال نمبر 729۔

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆729 جناب نصراللہ خان زیرے، رُکن اسمبلی: __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 31 اگست 2021__

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 22-2021- کے بجٹ/ پی ایس ڈی پی میں ضلع کوئٹہ میں لاء کالجوں کے قیام کی منظوری دی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کے نام ،علاقہ اور مختص کردہ لاگت کی کالج وار تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم : جواب موصول ہونے کی تاریخ 26 مئی 2022ء۔

مالی سال 22-2021 کے بجٹ/ پی ایس ڈی پی میں ضلع کوئٹہ میں لاء کالجوں کے قیام کی منظوری نہیں دی گئی ہے جن لاء کالجوں کے قیام کی منظوری دی گئی ان کی تفصیل ذیل ہے:

پی ایس ڈی پی نمبر	اسکیم کی پہچان	اسم اسکیم	آمدہ لاگت
1515	Z2021.1123 Provincial CPApproved	لاء کالج حب، لورلائی ،خضدار اور جعفرآباد	800.00 ملین

جناب قائم مقام اسپیکر: جی زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Mr.Speaker میں نے پوچھا ہے کہ PSDP 2021-22 کے بجٹ،

PSDP میں ضلع کوئٹہ میں لاء کالجوں کے قیام کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ اِنہوں نے کہا ہے کہ لاء کالج حب، لورالائی، خضدار اور جعفر آباد۔ جو جواب موصول ہوا ہے CP approved ہے تو اِس پر جن جن کالجوں کا فاضل وزیر صاحب نے جواب دیا ہے اُس پر 800 million لاگت کا آپ نے لگایا ہے اب تک کتنا کام ہوا ہے، building پر، construction پر کیا صورتحال ہے؟ اِس حوالے سے اگر آپ جواب دے دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر! جیسے ہمارے معزز رکن نے کہا ہے تو مَیں، اِسکی تفصیل لے کر، آپ آجائیں، سیکرٹری اور PD کو بھی بُلا لیتے ہیں، کیونکہ میرے علم میں اِتنا نہیں ہے کہ کتنا کام ہوا ہے تو ہم آپ کے ساتھ میٹنگ کرکے اِنشاءاللہ اِس کو دیکھ لیں گے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے، مَیں اِن سے پوچھنا چاہوں گا کہ attachment پر صوبائی حکومت نے پابندی لگائی ہے کوئی دس پندرہ سال میں مگر وہاں DO بھی ٹرانسفر کر رہے ہیں attachment پر اور یہاں پراونشل جو ڈیپارٹمنٹ ہیں، سیکرٹریٹ سے بھی اور ڈائریکٹریٹ سے بھی مسلسل ٹرانسفر ہوتے جارہے ہیں، کر رہے ہیں، ٹیچرز ٹرانسفر کر رہے ہیں، پابندی کے باوجود۔ مَیں نے اِن کے نوٹس میں ایک اور بات لانی ہے کہ CTSP کے ٹیچرز جب بھرتی ہوئے CTSP کے ذریعے تو مَیں نے بڑی کوشش کی اور مَیں کیونکہ KP میں یہ تھا کہ ایک دفعہ آپ کے ٹیچرز appoint ہوجائیں تو باقاعدہ appointment letter میں لکھا ہوتا ہے کہ جی چار سال تک تین سال تک transferable نہیں ہیں۔ تو ہم نے یہاں بھی CTSP میں یہ شرط ڈلوادی appointment letter پر مگر اُس کے باوجود یہاں سے سیکرٹریٹ سے بھی ٹرانسفر ہو رہے ہیں ڈائریکٹریٹ سے بھی ہو رہے ہیں اور ضلعوں میں DO صاحبان بھی کر رہے ہیں۔ تو یہ سراسر قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہے تو میرے اپنے بھائی دوست نصیب اللہ خان مری سے یہ گزارش ہے کہ یہ دیکھ لیں کیونکہ دیہات کے جو ہمارے ٹیچر ہیں اب وہ attachment کروادیتے ہیں اپنے شہروں میں۔ تو اِس سے ہمارے ہزاروں طلبہ اُن کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے تو مہربانی کرکے جو گورنمنٹ کے یہ اپنے orders ہیں اِن کے اِن پر تو implement کروائیں صوبائی محکمہ تعلیم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میر صاحب۔ جی۔

وزیر تعلیم: جناب اسپیکر! جیسے ہمارے معزز رکن نے کہا ہے یہ صحیح ہے کہ ہم نے ایک دفعہ پابندی بھی لگائی تھی جو میر صاحب کہہ رہے ہیں وہ تو میرے علم میں نہیں ہے کہ اُسمیں لکھا ہوا ہے لیکن ہم نے لگایا ہے پھر ہمارے دوست MPAs آتے ہیں اُن کی وجہ سے۔ ابھی آج سے جو attachments ہیں ہم اِسکو ختم کرتے ہیں اِنشاءاللہ آئندہ اِسکی شکایت نہیں آئے گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ۔

میر محمد عارف محمد حسنی: وہ باقاعدہ اُس کی شرائط میں درج ہیں جو appointment letter ہے کہ جی یہ تین سال تک transferable نہیں ہے، تو دونوں کی مہربانی کر کے کل آپ office جائیں گے دونوں کے order کر دیں کہ جی اسمبلی میں یہ بات ہوئی ہے سب کے ہم transfer order attachment والے بھی ختم کر رہے ہیں اور CTSP والے بھی transferable جو ہیں اُن کو بھی ختم کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس پر مَیں نے ابھی تک رولنگ نہیں دی ہے، مَیں ایک بار معلومات کرتا ہوں پھر مَیں اِس پر رولنگ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میر عارف جان حسنی صاحب اپنا سوال نمبر 812 دریافت فرمائیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: وزیر تعلیم کیا مطلع فرمائیں گے کہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پڑھیں نہیں صرف نمبر بتا دیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: نہیں سر! ریکارڈ میں آجائے، لوگوں کو پتہ چلے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آ گیا ہے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! ریکارڈ میں آ گیا ہے۔ ضلع چاغی سمیت چار اضلاع ورلڈ بینک کے پروجیکٹ ہیومن کیپٹل کی منظوری ہوئی تھی اب تک کام کی نوعیت کیا ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆**812 میر محمد عارف محمد حسنی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 30 ستمبر 2022

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع چاغی سمیت چار اضلاع ورلڈ بنک کی پراجیکٹ ہیومن کیپٹل کی منظوری ہوئی تھی اب تک کام کی نوعیت کیا ہے کی تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم: جواب موصول ہونے کی تاریخ 25 اکتوبر 2022ء۔

پروجیکٹ کا تعارف:

حکومت بلوچستان (جی او بی) ورلڈ بینک (ڈبلیو بی) کی مجوزہ امداد سے منتخب پناہ گزینوں اور میزبانی کرنے والی کمیونٹیز میں بلوچستان ہیومن کیپٹل انویسٹمنٹ پروجیکٹ (BHCIP) پر عمل درآمد کر رہی ہے۔

پروجیکٹ کی معلومات:

پروجیکٹ کا دورانیہ: پانچ سال کا پروجیکٹ (25-2020)

پروجیکٹ کے آغاز کی تاریخ: مارچ2021۔جون2025

ڈونر: ورلڈ بینک:

پروجیکٹ لاگت: کل پروجیکٹ لاگت36,000,000$

پروجیکٹ کا مقام: بلوچستان کے چار اضلاع (پشین، چاغی، کوئٹہ اور قلعہ عبداللہ)

منصوبے کے اجزاء: پروجیکٹ کے دو اجزاء ہیں:

جزو1(صحت): (18.25 ملین) صوبائی محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے ذریعے نافذ کیا گیا۔

جزو2(تعلیم): (17.75) ملین محکمہ سکول ایجوکیشن کی طرف سے نافذ کیا گیا۔

PMU تعلیم مندرجہ ذیل اجزا پر توجہ دے گی:

تعلیم پی ایم یو پروجیکٹ جزو1: اس میں اسکولوں کی اپ گریڈیشن، اساتذہ اور (PTSMCs) (والدین، اُستاد اور اسکول کی انتظامی کمیٹی) کی تربیت متعلقہ اداروں کی استعداد کار میں اضافہ اور اسکول کے سامان کی فراہمی وغیرہ شامل ہے

تعلیم پی ایم یو پروجیکٹ جزو2: اس میں اسکول کی موجودہ سہولیات کی بحالی اور اپ گریڈیشن کیلئے تعمیراتی سرگرمیاں شامل ہیں۔

انتخاب کا معیار: رجسٹرڈ مہاجرین کی سب سے زیادہ موجوگی (کم از کم (10,000) بلوچستان اور افغانستان کے درمیان مرکزی سرحدی گزگاہ جو پناہ گزینوں کیلئے ایک اہم داخلی/ خارجی نقطہ اور اضلاع میں ترقیاتی ضرویات۔

منصوبے کا مقصد: متاثرہ علاقوں میں منتخب پناہ گزینوں اور میزبان کمیونٹیز میں صحت اور تعلیم کی معیاری خدمات کے استعمال کو بہتر بنانا۔

منصوبے کا ہدف: اپ گریڈیشن اسکول44۔

31 پرائمری سے مڈل (دونوں اسکول لڑکے اور لڑکیوں کے)

13 مڈل سے ہائی (دونوں اسکول لڑکے اور لڑکیوں کے)

مرمت اور تزئین و آرائش کا کام 294 اسکولوں (بوائز اور گرلز اسکول دونوں) میں کیا جائے گا۔

ستمبر2022 تک منصوبے کی پیشرفت:

تمام پراجیکٹ کمیٹیوں، پراجیکٹ کوآرڈنیشن (PCC) (ایک کمیٹی جو فیصلہ کرتی ہے کہ تنظیم کیسے چلائی جاتی ہے) پراجیکٹ اسٹیئرنگ کمیٹی (PSC) (وہ کمیٹی جو فیصلہ کرتی ہے کہ کیا غور کیا جائے) ٹیکنیکل کمیٹیوں کو متعلقہ فورم کی طرف سے مطلع کر دیا گیا ہے تمام فیصلے اور منظوری مطلع شدہ کمیٹیوں کی نگرانی میں لی جاتی ہے۔

سالانہ ورک پلان کی منظوری PSC سے لی گئی ہے بجٹ کی دوبارہ تخصیص مکمل ہو چکی ہے اپ گریڈیشن اسکول کیلئے ٹیچر کی پوزیشن کی تخلیق مکمل ہوگئی ہے اس کا خلاصہ بھی ایس ای ڈی سے منتقل کر دیا گیا ہے تھرڈ پارٹی فرم کے ٹیچر کی ضروریات کو پورا کرنے کے ٹی او آرز مکمل ہو چکے ہیں لیکن کابینہ نے اس عمل پر کچھ تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اس عمل کو روک دیا کمیونٹی موبلائزیشن فرم کے ٹی او آرز تیار کر لیے گئے ہیں۔

تعلیم کا جزو: اپ گریڈیشن اسکولوں کیلئے اسکول کے انتخاب کے معیار کی اطلاع۔

اسکولوں کا ڈیسک کا جائزہ ایجوکیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (EMIS) ڈیٹا۔

اسکولوں کی جسمانی توثیق۔

اسکول لسٹ اسکول جس کی توثیق ڈی ای او نے کی۔

اپ گریڈیشن کیلئے منتخب کیے گئے اسکولوں کو مطلع کیا گیا ہے۔

تیسرے حصے کے ذریعے جامع بنیادی تشخیص مکمل ہو چکی ہے۔

ترقی:

تعمیری ڈیزائن کی نگرانی اور معیار کی یقین دہانی engineering design supervision and quality(assuranceED&QA) فرم کے ٹی او آرز (TORs) کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔

تکنیکی سروے کا آلہ تیار کیا گیا ہے۔

معائنہ کے اوزار تیار کیے گئے ہیں۔

EDS&QA فرم کو آن بورڈ لیا گیا ہے۔

تکنیکی سروے مکمل ہو چکا ہے۔

سیلاب سے متاثرہ 47 اسکولوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

سیلاب سے متاثرہ 47 اسکولوں میں سے 02 شدید متاثرہ اسکولوں کی مرمت اور تزئین و آرائش کا کام شروع کر دیا گیا ہے اسکول میں مرمت اور اضافی کمروں کا کام مکمل ہو گیا ہے اور عنقریب ٹینڈر کر دیا جائے گا۔

فراہمی:

فرنیچر، سولر پینل، آئی ٹی اور سائنس لیب کے آلات اور اسکول کی سپلائی سب کی خریداری شروع کر دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی عارف صاحب۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر! یہ میرا سوال ورلڈ بینک کے پروجیکٹ Human Capital کے حوالے سے تھا

یہ چار ضلعوں میں ہیلتھ اور ایجوکیشن کے حوالے سے تھا یہ پروجیکٹ پچھلے دو سالوں سے لٹکا ہوا ہے، کام آگے نہیں بڑھ رہا تھا اسکے لیے مَیں شکرگزار ہوں جام کمال خان کا، اپنے دوست نصیب اللہ خان مری کا اور امین مندوخیل کا، یہ کیونکہ وزیر صحت تھے، تب انہوں نے چاغی کو بھی ڈلوا دیا تھا اِسمیں۔ تو مَیں اِن کا شکرگزار ہوں اِس میں ہیلتھ اور ایجوکیشن کے حوالے سے کوئی تین ارب روپے کے کام صرف چاغی میں ہوں گے۔ تو میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ تھوڑا کام slow ہے ہیلتھ اور ایجوکیشن کے حوالے سے، اگر آپ ایک کمیٹی بھجوا دیں اُن کی میٹنگ بُلا کر یہ تھوڑا کام ہم وہاں کمیٹی میں جو بھی بات ہوتی ہے پھر ہم اپنی رپورٹ یہاں صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیں تاکہ کام تھوڑا تیز ہو جائے۔ بڑی مہربانی آپ کی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ حسنی صاحب، زاہد علی ریکی کا سوال 582 بھی disposed off کر دیا جاتا ہے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! وہ آگئے ہیں۔

جی جی۔ question No. 582

میر زاہد علی ریکی: منسٹر آیا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام اسپیکر: منسٹر آیا تھا، مَیں نے نہیں دیکھا۔

میر زاہد علی ریکی: نہیں مَیں اپنا سوال تو پوچھ لوں گا اِن سے جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: منسٹر نہیں آیا ہے، منسٹر نہیں آیا ہے۔ نہیں۔

میر زاہد علی ریکی: منسٹر نہیں آیا ہے، وہ جو بیٹھا ہوا ہے وہ منسٹر ایجوکیشن نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب؟

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں آپکا Question No. 582 جو ہے یہ labour ہے، اِس سے پہلے آپ کے سوالات disposed off کر دیئے گئے ہیں۔

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ مَیں تین بجے اسمبلی میں آیا۔ مَیں ٹائم کا پابند بھی ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں آپ ایک دوسرے کے دفتر میں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے وہ تو آنا نہیں ہوا آپ کو تو ایوان میں آنا چاہیے تھا وقت پر۔

جناب زاہد علی ریکی: جی مَیں نے چیک کیا یہاں کوئی بیٹھا نہیں تھا اسپیکر صاحب۔ جناب اسپیکر! آپ یہ کام کر لیں آپ ٹائم پر آجائیں آپ تو آتے ہیں ٹائم پر مَیں نہیں کہہ رہا ہوں آپ آئیں یہاں بیٹھ جائیں جو ممبرز آتے ہیں یا نہیں آتے ہیں کم از کم اُنکو احساس ہو جائے کہ ٹائم کی پابندی بھی اچھی ہے۔ ابھی چار بجے شروع ہوتا ہے کبھی پانچ بجے شروع ہوتا ہے۔ یہ میرے colleagues ہیں مَیں نہیں کہہ رہا ہوں مگر یہ لوگ ٹائم کی پابندی نہیں کرتے ہیں اِس سے، ابھی مَیں کیا کہوں جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ہم لوگ یہاں پہلے آ جاتے ہیں مسئلہ یہ ہوتا ہے کبھی اپوزیشن کی طرف سے کوتاہی ہوتی ہے کبھی ہمارے گورنمنٹ بینچز کی طرف سے وہ ریکوئسٹ کرتے ہیں کہ کوئی میٹنگ وغیرہ ہے تو ابھی ساڑھے چار سال چل گیا ہے میرے خیال سے چھ مہینے بھی اسی طرح دیکھتے ہیں پھر next میں پالیسی بنائیں گے۔

جناب زابد علی ریکی: ابھی سے افتتاح کرلیں اسکا جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ خود سوا پانچ بجے آرہے ہیں تین بجے کی بجائے۔اور پہلا سوال آپ کا ہے۔

جناب زابد علی ریکی: جی ہاں۔اِس وجہ سے آج پہلے آیا کہ منسٹر ایجوکیشن کو تھوڑا حال احوال کرلیتا ہوں کہ یہ کوئی سوال جواب اِس سے نہیں ہوا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تو یہ۔

جناب زابد علی ریکی: جب سے یہ منسٹر بنا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ریکی صاحب آپ کا سوال dispose off کردیا گیا ہے۔عارف جان حسنی صاحب!

جناب زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! آپ سے ریکوئسٹ ہے اِسکو defer کردیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: labour کے دونوں questions کو defer کردیتے ہیں میرے خیال سے۔منسٹر آئے ہوئے ہیں کوئٹہ،اگلے اجلاس میں آجائیں گے وہ پھر جوابات دے دیں گے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! تھوڑا سا change کروادیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ اِدھر نہیں ہوسکتا ہے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: یہ میں نے صرف پوچھا تھا کہ چاغی کی detail آپ بتادیں اور کس کس ضلع سے چاغی میں لوگ لگے ہیں وہاں، daily wages پر لگ کر کتنے confirm ہوئے ہیں اور کتنے through proper channel لگے ہیں؟

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ سیکرٹری صاحب کو جو ہے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: یہ اُنہوں نے پورے بلوچستان کا بھجوادیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری صاحب کو fresh question submit کرادیں۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! یہ defer کردیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ دونوں سوالات کو defer کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! وزیر برائے محکمہ ریونیو کی توجہ ایک مسئلے کہ جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ 2018ء میں بلوچستان میں رہائشی ہوٹلوں پر حالات کا درست تجزیہ کئے بغیر بھاری ٹیکس عائد کئے گئے اور اِس وقت رہائشی ہوٹل مالکان کے صدر نے باقاعدہ طور پر ٹیکس سے متعلق حکام کو اپنے جو اُنکے تحفظات تھے اُن سے آگاہ کیا، اُنکی مجبوریوں سے آگاہ کیا لیکن بار ہا درخواستوں کے باوجود اب تک اِنکی کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے، جس کی وجہ سے رہائشی ہوٹل مالکان سخت مشکلات کا شکار ہیں۔ لہٰذا حکومت نے رہائشی ہوٹلوں کے ٹیکس کم کرنے کی بابت اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! صورتحال یہ ہے کہ جہاں کہیں ٹیکس بڑھایا جاتا ہے جس محکمے کے ٹیکس بڑھائے جاتے ہیں یا جس section میں ٹیکس بڑھایا جاتا ہے تو ٹیکس حکام کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ حالات کا تمام تجزیہ اُنکے سامنے ہو اور پھر جن پر وہ ٹیکس عائد کرتے ہیں اُن کے ساتھ اُنکے ذمہ داران کے ساتھ بیٹھ کر ایک تفصیل سے یہ معاملات discuss کریں اور پھر باہمی جو اُنکی رضامندی سے اُس سے وہ ٹیکس بڑھائیں۔ یہ تو عام طور پر یہی ہوتا ہے لیکن یہاں کیا ہوا جناب! 2018 میں ہوٹل مالکان کو اعتماد میں لئے بغیر اُنکی عدم موجودگی میں اُنکے تحفظات سُنے بغیر جو اُس وقت کا ٹیکس تھا اُس کو 800% کر دیا، بقول ہوٹل مالکان کے۔ اور اُنکو پتہ بھی نہیں ہے جو ہوٹل مالکان کو باقاعدہ اُنکی تنظیم ہے سید عبدالسلام آغا اِس ہوٹل association کے President ہیں وہ بار ہا اِنکے دروازوں پر جاتے رہے ہیں کہ جی خُدا کے لئے کم از کم اِس معاملے میں تھوڑا سا ہمیں سُنیں، ہماری مجبوریوں کو سُنیں زمینی حقائق کو دیکھیں پھر اُس کے بعد آپ کی جو مرضی ہو آپ ٹیکس عائد کریں۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا یعنی جو مجھے figures دیئے گئے 2018ء میں اِن ہوٹل مالکان سے 18250 روپے ٹیکس وصول کیا جاتا تھا اور 110 سے زائد رہائشی ہوٹل اُس وقت اُنکی فہرست دی گئی تھی اب اُس کے، اِنہوں نے ان سے پوچھے بغیر 65 ہزار، اب کسی کے 65 ہیں کسی کے 70 ہیں کسی کے 64 ہونگے اِس طریقے سے یہ اُنکو بتائیں بغیر اب 18 ہزار اور 65 ہزار میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ یہ نہیں دیکھا گیا کہ یہ پورے بھی کر سکتے ہیں یا، اب اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ جتنے بھی ہوٹل ہیں وہ یا تو ہاسٹلز میں تبدیل ہو رہے ہیں یا کسی اور کاروبار میں کرایہ پر دیئے جا رہے ہیں جو ہوٹل کا بنیادی concept تھا وہ اب ختم ہوتا جا رہا ہے کوئٹہ میں۔ تو یہ جو ہوٹل مالکان ہیں یا اِنکی جو تنظیم ہے یہ 4 سال سے مسلسل جو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ ہے اُس کے سامنے جا کے اپنی تمام

مجبوریاں پیش کرتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ بس ہم نے بڑھا دیا آپ نے دینے ہونگے۔تو یہ ایک ایسا عجیب اُنکا منطق ہے،کوئی سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ جی یہ جو اِتنا بڑھا ٹیکس بنایا ہے یعنی 18 ہزار سے اُنکو 65ہزار کردیا ہے یہ نہ صرف غیر قانونی ہے یا اِنکو سُنے بغیر ہے بلکہ یہ اِس طرح ہے کہ اِس ہوٹل کے کاروبار کے مالکان کو اور اِس business کو چھرا مارنے کے مترادف ہے۔جب وہ pay نہیں کرسکیں گے جب وہ ادا نہیں کرسکتے تو پھر کس طریقے سے ان پر یہ زبردستی ٹھونسا جاتا ہے۔اور اِس طرح یہ معیشت کو بھی تباہ کرنے کے مترادف ہے اور جو معزز کاروباری حضرات ہیں جو ہوٹل سے منسلک ہیں یا کسی اور کاروبار سے منسلک ہیں اُنکی بے عزتی اور بے توقیری کی بھی مترادف ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس پر ملک صاحب دونوں محکموں کو۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب!ایک منٹ میں گزارش کروں کہ یہ جو اِس وقت کی جو صورتحال ہے یہ اِن کے سامنے ہے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے سامنے ہے کہ یہ اِس وقت جو امن وامان کی صورتحال ہے بلوچستان میں اور particularly کوئٹہ میں اُسمیں ایک زمانہ تھا جناب اسپیکر صاحب!جب پاکستان کے تمام کونوں سے نہیں بلکہ بین الاقوامی دُنیا سے بھی لوگ گرمی میں کوئٹہ میں سیر کرنے آیا کرتے تھے اور یہاں ہوٹلوں میں رہائش پذیر ہوتے تھے اب امن وامان کی یہ صورتحال ہے کہ باہر کی دُنیا کو تو چھوڑ دیں پاکستان کے دُوسرے صوبوں کے لوگ کوئٹہ میں آکر ہوٹل میں رہائش کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتے ہیں یہ صورتحال ہے۔اُس کو بھی چھوڑیں جو بلوچستان کے اپنے باسی ہیں بلوچستان کے اپنے لوگ ہیں وہ بھی امن وامان کی وجہ سے کسی ہوٹل میں رہائش نہیں اختیار کرسکتے اُنکو اپنی جان کی فکر ہوتی ہے اور پھر جو تفتیش ہوتی ہے یا جو پوچھا جاتا ہے جو check ہوتا ہے اُس سے بھی لوگ نالاں ہیں۔اِس لئے ہوٹلوں کا جو business ہے وہ تقریباً اب بند ہونے کو ہے لیکن اوپر سے اِن لوگوں نے یہ ایک صورت بنائی ہوئی ہے۔تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اِن صورتحال میں،اخراجات کی طرف آپ جناب اسپیکر صاحب!دیکھ لیں بجلی ہے گیس ہے ایک جو ٹینکی ہے پانی کا اِن ہوٹل مالکان کو 25 سو روپے میں دیا جاتا ہے اور پھر اُس کے بعد اُس کے دیگر اخراجات کو دیکھ لیں تو یہ ہوٹل کے مالکان جو ہیں وہ اب کاروبار بند کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں ٹیکس کی وصولی تو وہ چاہتے ہیں کہ وہ دیں لیکن تھوڑا سا اِن کے اِن حالات کو مدنظر رکھ کر اِنکو یہ دیا جائے اب اِس طرح تو ٹیکس بھی رُک جائیگا revenue بھی collect نہیں ہوگا اور اُس کے ساتھ ساتھ یہاں anarchy بھی ہوگی frustration بھی ہوگا پریشانیاں بھی ہوں گی۔تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اِنکو آپ جناب!جو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ ہے اور ہوٹل مالکان کی جو association ہے اُس کو جناب آپ ایک دن رکھ لیں آپ بُلا لیں اِن سب کو اور جو یہ دے سکیں یا جو real ہوسکتا ہے جتنا بڑھایا جاسکتا ہے جتنا ادا کیا جاسکتا ہے ground realities کی بنیاد پر یہ وہ جو ٹیکس پُرانے وصول کریں یا جو بڑھائیں تو آپ اپنی

موجودگی میں پھر آپ جو مناسب سمجھیں وہ ٹیکس آپ رکھ دیں یہ میری گزارش ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس پر ملک صاحب دونوں محکموں سے میرے خیال سے رپورٹ منگوالیں گے ایک بار Excise اور Revenue سے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر!

جناب قائم مقام اسپیکر: Call Attention Notice پر صرف جس نے پیش کیا ہے وہ محرک بات کرسکتا ہے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر! یہ رہائشی فلیٹس کو اُدھر بھی یہ لوگ ابھی summon بھجوار ہے ہیں ڈیڑھ ڈیڑھ، دو، دو لاکھ کا اور پہلی دفعہ بھجوار ہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جی آخری نوٹس ہے۔ لوگوں کو بڑا تنگ کیا اُنہوں نے تو اُنکا بھی اِس میں include کروادیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکریڑی صاحب! دونوں محکموں کو لکھ دیں کہ اپوزیشن لیڈر نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق ایوان میں point raise کیا ہے، اِس پر دونوں محکموں سے report طلب کریں۔۔۔(مداخلت) ناں، یہ کوئی اور issue ہے، issue کا hotels ہے، فلیٹس کا نہیں ہے، ہوٹلز کا ہے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: سر! اُن کا بھی مسئلہ ہے لوگوں کو بڑا تنگ کیا ہوا ہے اِنہوں نے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اُس کا الگ سے لانا ہوگا اس پر صرف۔۔۔

میر محمد عارف محمد حسنی: دو، دو لاکھ روپے کے ٹیکس بھجوار ہے ہیں اور لکھ کر بھجوار ہے ہیں کہ جی یہ آخری آپ کو نوٹس ہے اس کے بعد پتہ نہیں کیا کارروائی کرینگے۔ وہ بھی ڈال دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے۔ ملک صاحب! اِس پر سیکرٹری ایکسائز اور سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کو بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے جمعرات کے دن، اگلے اجلاس والے دن۔ اُن کے ساتھ ہم لوگ ایک بار بیٹھ کر بات کرلیں گے پھر جو اُن کا مؤقف ہوگا وہ پھر آگے دیکھ کر کوئی فیصلہ کرلیں گے، کوئی راستہ نکالیں گے۔

قائد حزب اختلاف: بہت شکریہ جناب۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر! میرا سوال یہ توجہ دلاؤ نوٹس کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ آجائیں گے اُن کے ساتھ verbally discussion کرلیں گے۔ جی کھیتران صاحب!

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! شکریہ! پہلی بات یہ ہے کہ یہاں یہ

ضلعوں کی اور حلقہ بندیوں کی بات ہوئی اُس کی victim میں اور آپ بھی ہیں۔ ہماری الگ سیٹیں تھیں اُس پر یہ جو مردم شماری کی آڑ میں یا پتہ نہیں کس میں، موسیٰ خیل اور بارکھان کے لوگوں کے ساتھ جو زیادتی کی گئی ہے اب دیکھیں کہ اُس کی صورتحال یہ ہے کہ آپ کا culture اور ہمارا culture، زبان ہر چیز میں بہت فرق ہے۔ آپ کے موسیٰ خیل کا بندہ elect ہو کے آئے گا تو بارکھان کی عوام محروم ہوگی، بارکھان کا بندہ elect ہو کے آئے گا تو شاید آپ کے موسیٰ خیل کے لوگ محروم ہونگے۔ تو اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے ہم نے اپیلیں کی ہوئی ہیں۔ میں چاہوں گا کہ یہ جو قرارداد کی صورت میں یا جس طریقے سے بھی یہ ایوان مناسب سمجھتا ہے باقی چیزوں کے لیے تو اُس میں میرے اور آپ کے حلقے کو بھی شامل کر کے مشترکہ قرارداد کی صورت میں کہ جی یہ بالکل 1972ء سے ہماری اور آپکی الگ الگ ضلعوں کی سیٹیں تھیں اور عوام کی نمائندگی تھی۔ تو میری request ہوگی جناب اسپیکر صاحب! کہ اس کو اُس میں جوڑ دیں تاکہ ہم بھی اور پھر اگلے مہینے کی 8 تاریخ کو شاید ہماری پیشی بھی ہے ہائی کورٹ اسلام آباد میں۔ تو وہ قرارداد بھی ہم لے جا کے رونا دھونا کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ ملک صاحب نے توجہ دلاؤ نوٹس پر ہوٹلوں کا ذکر کیا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ جو آپ نے اُنکو بلایا ہوا ہے بہت اچھا اقدام ہے، آپ کا good office letter لکھے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جیسے ملک صاحب نے کہا کہ ہوٹل ایسوسی ایشن کا جو president ہے یا جنرل سیکریڑی ہے اُس سے بھی آپ written میں ایک comparative statement منگوالیں کہ 2018ء میں کیا کرایہ لے رہے تھے، 2019ء میں کیا، 2020ء میں کیا، 2021ء میں کیا 2022ء میں کیا؟ اِن پانچ سالوں میں اُنہوں نے کرایہ کتنا بڑھایا ہے؟ کیا یہ جو ٹیکس ہے اُس کے سلسلے سے گیا ہے یا کیا ہے؟ یہ آپ کا good office دیکھ لے گا ہم سب بیٹھ جائیں گے اُسمیں۔ ظہور بلیدی صاحب نے یہاں ایک point of order پر کہا کہ جی یہ جو rates ہیں، CSR اس کا۔ وہ بھی ہماری گورنمنٹ کا حصہ ہے اُن کے knowledge کے لیے میں بتادوں کہ cabinet نے 2022ء کا شیڈول منظور کیا ہے۔ اور جس دن cabinet ہوئی اُسی دن جو مارکیٹ ریٹ تھا وہ ہم نے apply کر دیا ہے۔ اور وہ notification ہو گیا ہے۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر تین مہینے کے بعد ہم اس کو دیکھ کے جو بھی کمی بیشی ہوگی ہم وہ CSR میں adjust کریں گے۔ اُنہوں نے ایک اور point پر کہا کہ جی ongoing اور نئی اسکیمیں۔ اُس پر بھی cabinet نے باضابطہ decision لیا ہے کہ جن اسکیموں کے work order جاری ہو چکے ہیں work order جاری ہونے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک contract sign ہوتا ہے، ٹھیکیدار اور ڈیپارٹمنٹ کے درمیان۔ چاہے وہ irrigation ہے، PHE ہے یا C&W ہے۔ وہ ٹھیکیدار agree کر کے اپنے rate quote کرتا ہے، اُس وقت اُسکو work order دیا جاتا ہے۔ work order میں، آپ کا

good office اچھی طرح جانتا ہے، ہم سب جانتے ہیں کہ وہ ہر شرائط قبول کررہا ہوتا ہے ۔ اُس کے بعد وہ mobilisation advance بھی لے جاتے ہیں۔تو وہ ongoing جن پر work order جاری نہیں ہوئے ہیں ۔ یہ نئی CSR apply ہوگی اور نئی اسکیموں پر وہی ہوگی۔اور جو already in progress ہیں،اُن پر وہی پرانے ریٹ پر وہ accept کیا ہوا ہے۔اگر کہیں پر کوئی اتنا بڑا issue آرہا ہے تو وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کرلیں۔ہم اُس کا جائزہ لیں گے کہ scope of work کی کیا position ہے۔ length ہے،روڈ۔ مثال کے طور پر میرے ڈیپارٹمنٹ سے اگر وہ concerned building ہے یا جو بھی سلسلہ ہے۔تو اُس حساب سے اگر کہیں adjustment ہوسکتی تھی ٹھیک ہے نہیں تو اُس کا ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔ یہ کوئی اِتنا بڑا ssue نہیں ہے۔ زمرک خان نے بھی اِسی اضلاع کے بارے میں بات کی۔تو وہ خود cabinet کا حصہ ہیں۔ہم اُن کے ساتھ بالکل کوئٹہ کے بارے میں جو اُنہوں نے فرمایا ہے کہ کوئٹہ بہت بڑا area بن گیا ہے۔کہاں سریاب اور کہاں کچلاک تک،تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بالکل ہونا چاہیے کہ عوام کو جس حد تک سہولت میسر ہوسکے،تو یہ cabinet میں،کل cabinet ہے۔ ہم اِن سے گزارش کریں گے کہ وہاں آپ raise کریں۔ بالکل جہاں جہاں بلوچستان میں، ہماری گورنمنٹ مخلوط حکومت ہے جناب اسپیکر صاحب!اور ہماری کوشش ہے کہ جو چھ،آٹھ مہینے بچتے ہیں،اس میں ہم بلوچستان کے لوگوں کو جس حد تک اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے سہولت دے سکیں ہم انشاءاللہ سہولت دینے کی کوشش کررہے ہیں۔ میر کی چیف منسٹر کی day one سے یہی مؤقف ہے۔اور آپ دیکھیں کہ اس حکومت کی چھوٹی سی زندگی کے اندر کتنے ضلعے،کتنی تحصیلیں،کتنے divisions بنے۔ آپ اس کا موازنہ،مَیں کسی کی ذات پر نہیں کرتا ہوں آپ پچھلی حکومتوں پر کریں۔کبھی بھی یہ جو گیارہ، بارہ، تیرہ مہینوں میں ہم نے بلوچستان کے لوگوں کو اور پھر ابھی بھی جتنی جدھر پر ضرورت پڑ رہی ہے ہم cabinet اور ہمارے سی ایم صاحب کی کوشش ہے کہ، حالانکہ مالی بوجھ پڑتا ہے صوبائی حکومت پر لیکن ہم کہتے ہیں کہ بوجھ بھلے اپنی جگہ پر ہے۔ہم گزارہ کرلیں گے روکھی سوکھی کھالیں گے لیکن لوگوں کو اُن کے door steps پر ہم ہر سہولت مہیا کریں۔تو میں زمرک خان صاحب سے request کروں گا کہ کل وہ cabinet میں raise کریں ہم آپ کا ساتھ دیں گے انشاءاللہ۔thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کھیتران صاحب۔اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات ۔۔۔(مداخلت)

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر!

جناب قائم مقام اسپیکر: جی ملک صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! ابھی چند دن پہلے C&W کے 361 ملازمین واپس reinstate

ہوئے۔اُن کے جو orders تھے وہ اُنکو حوالے کیے گئے۔لیکن کتنے سال اُنکو اِس tension اور اس ذہنی کوفت میں رکھا گیا۔ایک جو community teachers ہیں جناب 2007ء سے گورنمنٹ آف بلوچستان نے اُنکو بھرتی کیا contract پر رکھا ہے۔اب 2007ء سے آپ آج دیکھ لیں کہ آج کیا پوزیشن ہے۔اور اب وہ لوگ نہ تو کسی جگہ سروس کرنے کے ہیں، نہ کسی جگہ apply کر سکتے ہیں۔اب وہ بچوں کو کہاں لے جائیں؟ خود کہاں جائیں؟ معاش کا کیا ترتیب بنائیں؟ اسی طرح PPHI ایک health related ایک محکمہ ہے جناب اسپیکر صاحب۔2006ء سے contract پر لوگوں کو بھرتی کیا گیا۔اب اُنکو threats مل رہے ہیں بلکہ نکالا جا رہا ہے۔ اب 2007ء یا 2006ء سے لے کے دس، چودہ سال، پندرا سال اب اگر کوئی آدمی کسی جگہ contract پر ملازمت کرتا ہے تو اُسکا vested right بنتا ہے کہ اُسکو permanent اور regular کیا جائے۔ law بھی یہ کہتا ہے کہ تین سال اگر کوئی contract پر رہتا ہے تو اُس کا right بنتا ہے کہ اُس کو regular کیا جائے لیکن یہاں بدقسمتی یہ ہے کہ بھرتی کیے جا رہے ہیں لیکن اُس کے بعد جب مرضی آتی ہے " کہ جی تم contract پر ہو چلو تم نکل جاؤ" پندرہ سال کے بعد لوگوں کو نکالنا، چودہ سال کے بعد لوگوں کو نکالنا یہ انتہائی ظلم ہے۔میری گزارش ہے کہ یہ رولنگ دیں کہ جتنے لوگ contract پر ہیں بلوچستان میں اگر ضرورت ہے محکمہ کو تو وہ محکمہ باقاعدہ finance department سے approval لے۔اور جن لوگوں کو ملازمت دینی ہے اُن کو permanent ملازمت دیں اُن کو 8,10 سال engage رکھنے کے بعد جب نکلا جاتا ہے تو وہ اُن کے لیے قیامت ہوتی ہے۔اور یہ جو PPHI کے لوگ ہیں میری گزارش ہے کہ اِنکو regular کرنے کے لیے جناب! آپ رولنگ دیں یہ میری گزارش ہے جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک صاحب یہ اِن لوگوں کے ساتھ یقیناً میری بھی ہمدردی ہے چونکہ یہ معاملہ رولنگ کا نہیں ہے یہ معاملہ cabinet نے اس پر فیصلہ کرنا ہے جتنے لوگ ہیں۔تو دمڑ صاحب اگر بتانا مناسب سمجھیں یہ جو PPHI کی ملازمین ہیں اِن پر آپ لوگوں نے cabinet میں کوئی فیصلہ کیا ہے ابھی تک یا کوئی نہیں کیا ہے؟

جناب نور محمد دمڑ (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): جناب اسپیکر! یہ PPHI کے بارے میں کوئی cabinet سے کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔یہ کوئی agreement ہوا ہے ان کیساتھ کوئی 2023ء تک۔یہ لورالائی والا کوئی کیس تھا PPHI کے پوسٹوں پر BHUs میں جو پوسٹیں تھیں، اُن پر health department نے process کیا بھرتی کیا۔لیکن PPHI والے کورٹ گئے۔کورٹ نے stay دیدیا اور کورٹ نے یہ باقاعدہ order پاس کر دیا کہ 2023ء تک ان کو آپ نہیں چھیڑ سکتے 2023ء تک اس پر agreement اُس کے بعد پھر جو ہے یہ پوسٹیں health department کے حوالے کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں صرف لورالائی نہیں overall بلوچستان کا ان کو permanent کرنے کے لئے کوئی آپ لوگوں کا جو ہے۔۔۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: cabinet سے کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! یہ جو PPHI کا مسئلہ ہے منسٹر صاحب کوئی چوبیس سو ملازمین ہیں جس طرح ملک صاحب نے فرمایا یہ ملازمین PPHI کے کوئی 2006 ء سے وہ contract پر کام کررہے ہیں۔ ملک صاحب نے law کا بھی حوالہ دیا۔ تو kindly اس حوالے سے ان بیچاروں کیلئے کوئی مستقل cabinet میں آپ ایجنڈا رکھیں اور ان کو مستقل کیا جائے۔ دوسرا میں وزیر تعلیم صاحب اگر ہیں، وہ اُس کو اگر آپ بلالیں تو بڑی مہربانی ہوگی یہ بڑا اہم issue ہے۔ وزیر تعلیم صاحب، جناب اسپیکر صاحب! ایسا ہے کہ higher education commission نے فیز 2 کے حوالے سے ہمارے صوبے اور فاٹا جو ex fata تھا، اُنکے لئے میڈیکل کالجز میں 2 سو 65 سیٹیں رکھی تھیں اور انجینئرنگ کے لئے 37 سیٹیں۔ اُس وقت فیز 2 پر کام نہیں ہورہا تھا تو سینیٹ آف پاکستان سے سینیٹر شہید عثمان خان کاکڑ نے اِس حوالے سے وہاں نکتہ اعتراض اُٹھایا۔ پھر standing committee میں وفاقی حکومت نے فیز 2 کا جو مسئلہ تھا students کا وہ تو حل کردیا۔ اور پھر وفاقی حکومت نے فیز 3 کیلئے 2021ء سے 2029ء تک دوبارہ مزید students کو میڈیکل کالجز میں 2 سو 65 اسٹوڈنٹس اور میڈیکل کالجز میں 37 انجینئرنگ کالجز میں لینے کا اُنہوں نے وعدہ کیا۔ لیکن آج تک، وہاں اسٹوڈنٹس نے وہاں فارم بھی submit کئے ہیں اُنہوں نے apply بھی کی ہیں، لسٹیں بھی تیار ہوگئی ہیں۔ لیکن وفاقی حکومت اس حوالے سے ابھی تک اس فیز 3 کے PC1 کی منظوری کا ابھی تک اُنہوں نے نہیں کیا ہے۔ آپ اس حوالے سے وفاق کو higher education commission کو آپ لکھ دیں کہ یہ students انتظار میں ہیں۔ اُن کا سال ضائع ہورہا ہے۔ یقیناً یہ بچے وہاں جاکر کے ملک کے مختلف میڈیکل کالجوں میں یا انجینئرنگ یونیورسٹیز یا کالجز میں وہ وہاں جاکر کے پڑھیں گے۔ اور یہاں آکر اپنی خدمات سرانجام دینگے۔ یہ مسئلہ اس حوالے سے آپ اگر وفاقی حکومت کو لکھ دیں اور منسٹر صاحب education سے آپ معاملات منگالیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! میرے خیال سے یہ education minister کا معاملہ نہیں ہے اس پر جو ہے higher edcation کا جو concern ہے۔

جناب اصغر خان اچکزئی: جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو یہ ہمارے بلوچستان کے student پچھلے ہر سال جس طرح کے گوناگوں مسائل سے دوچار رہتے ہیں۔ مہینوں وہ higher education کے سامنے strike پر

ہوتے ہیں پھر اُس کے بعد جاکے آخر میں کبھی کبھار اُس کا مسئلہ حل بھی ہو جاتا ہے کبھی کبھار نہ بھی حل ہوتا ہے۔تو جس طرح زیرے نے کہا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس پر یہاں اسمبلی سے letter بھی ہم بھیج دیتے ہیں، personally بھی مَیں اِن سے رابطہ کرتا ہوں کہ اِن students کا جو جائز حق ہے اِنکا جو ہے یہ پورا کیا جائے۔

جناب اصغر خان اچکزئی: شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی اصغر علی ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہ اس سے پہلے جو اجلاس تھا اُس میں ہم نے آپ سے ایک اہم نوعیت کا جو issue ہے اُس پر بات کی تھی وہ بجلی اور گیس کے بارے میں تھی۔لیکن آپ نے کہا کہ اُس پر جو ہے ناں کمیٹی تشکیل دی جائے گی میرا نہیں خیال کے کمیٹی تشکیل دی گئی ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کمیٹی notify ہوگئی ہے بلوچستان اسمبلی سے۔

جناب اصغر علی ترین: notify لیکن اس کو آگے عملی جامہ کون پہنائے گا کون بات کرے گا۔جناب اسپیکر صاحب! اس کو اگر ہم نے عملی جامہ پہنایا تو اچھا ہوگا اسلئے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: notify ہوگئی ہے سیشن ختم ہونے کے بعد جو ہے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ مشاورت کر کے جو ہے اسلام آباد کے لئے ایک delegation جائے گی جو کہ گیس اور بجلی پر بات کرے گی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! یہ ابھی starting ہے اگر اس پر ہم stand نہیں لیں گے گیس اور بجلی پر یقین دہانی ہے کہ ابھی ذمہ دار بالکل سب سے پہلے تو سیلاب آیا ہے اُس کو اُس سے کافی نقصان ہوا ہے اب یہ بجلی دو فیز میں دے رہے ہیں اور دو فیز میں آپ مجھے بتائیں کہ ٹیوب ویل کیسے چلے گا زمینداری کیسی ہوگی۔تو اگر ایسی پر یہ stand لیں starting میں اور گیس کا جو پریشر ہے اب پنجاب کے لیے گیس ہے سندھ کے لیے ہے خیبر پختونخوا کے لیے ہے بلوچستان کے لیے نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ترین صاحب اس پر یہ notify ہوگئی ہے ۔

جناب اصغر علی ترین: اس کو مزید اور اس کو اگر active رکھیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اسلام آباد جاکر اس پر بات کریں گے۔

جناب اصغر علی ترین: اسلام آباد جائیں وہاں بات کریں تاکہ یہ معاملہ جلد از جلد حل ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ دمڑ صاحب بات کرلیں پھر اُسکے بعد ریکی صاحب آپ بات کرلیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے مَیں آج ہمارے اسمبلی کے سامنے ایک دھرنا چل رہا ہے۔تو میری آپ سے request ہے، علاقے کے لوگ ہیں، سردی میں بیٹھے ہیں اور اسمیں کوئی Ex-parliamentarian بھی بیٹھے ہیں ایک کمیٹی اگر بنا کر اُدھر اُن کے ساتھ مذاکرات کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: دُمڑ صاحب یقیناً۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب اسپیکر! جس طرح میرے فاضل دوست نے گیس کے بارے میں پھر آپ نے بھی یقیناً ایک کمیٹی notify کی۔لیکن گیس والوں کا یہ خیال ہے کہ یہ لوگ بڑے جذبات میں آکر ایک دن بات کر دیا اگلے دن یہ بھول جاتے ہیں۔لیکن یہ ہم بھول نہیں جاتے اس دفعہ ہم واقعی مجبور ہے ہماری ہم اس معاملے میں بڑے serious ہے۔اور اگر گیس والوں نے اپنا قبلہ درست نہیں کیا اپنا رویہ درست نہیں کیا ہمارے علاقوں میں اگر گیس پریشر نہیں بڑھایا۔تو یقیناً ہم مجبور ہے کل ہم بھی اسی طرح اسمبلی کے سامنے بیٹھیں گے ہمارے لوگ بیٹھیں گے۔اور ان کے پاس جاکر ان کے دفتر کے سامنے بیٹھیں گے ظاہری بات ہے پھر پورا کوئٹہ شہر disturb ہوگا۔جناب اسپیکر! اس حوالے سے میں صرف ان کے اُوپر نہیں وفاق کا رویہ ہمارے ساتھ درست نہیں ہے وہ چاہے گیس کے حوالے سے چاہے بجلی کے حوالے سے اور میں اُس معاملے میں گیس کے معاملے میں بجلی کے وفاق کی جو غفلت ہے اُس حوالے سے میں اس ایوان کو تمام ایوان کو اسمیں مَیں ذمہ دار ٹھہراتا ہوں۔وہ اس لیے کہ آج کل fedreal میں جو Coalition Government ہے اُس گورنمنٹ نے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام پارٹیوں کے بشمول ہمارے پارٹی وہ بھی اس گورنمنٹ کا حصہ دار ہے اور اُس کے گورنمنٹ نے باقاعدہ منسٹریوں کے پوسٹوں پر براجمان ہیں تو اُس حوالے سے میرے خیال میں بلوچستان کے عوام نہ ہمارے پارٹی کو معاف کریں گے۔اور نہ یہاں بیٹھے ہوئے سوائے PTI کے جو کہ آج کل federal government میں حصہ دار نہیں ہے، اپوزیشن میں ہے باقی یہاں جتنی بھی پارٹیاں ہیں، سب کی وہاں cabinet میں ممبران ہیں اور وہاں وفاقی منسٹرز ہیں۔لیکن میں حیران ہوں کہ یہاں جب ہم حکومت میں نہیں ہوتے ہیں۔تو ہم بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ہم اپنے آپ کو public کے نمائندے کہتے ہیں۔جب ہم منسٹری حاصل کر لیتے ہیں اور منسٹری حاصل کرنے کے بعد ہم عوام کو بھول جاتے ہیں۔کیا یہ عوام اتنے بیوقوف ہیں کہ کل کی باتیں اُن کو یاد نہیں ہے آج کل کوئٹہ پر کیا گزر رہا ہے زیارت پر کیا گزر رہا ہے باقی قلات پر کیا گزر رہا ہے۔ہمارے یہاں جو winter season کے جو winter zone میں جو علاقے آتے ہیں۔اُن کی بری حالت ہے لیکن یہ ہے کہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: (اذان) شروع ہے اس پر اسلام آباد میں جاکر انشاءاللہ جو ہے تفصیلی بات کریں گے۔

(خاموشی۔مغرب کی اذان)

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: جناب اسپیکر! گیس کے بارے میں یقیناً آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔وہ اسلام آباد جاکے وہاں جو متعلق لوگ ہے اُس سے بات کرلینگے۔لیکن ابھی میں نے ایک request کیا کہ دھرنے پر بیٹھے جو لوگ ہیں اگران کے لیے ایک کمیٹی ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس لیے دوممبر میرے خیال سے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: کمیٹی باہر جا کر بات کرلیں اس سردی میں پتہ نہیں کب تک بیٹھے گئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: دوممبر آپ لوگوں کی طرف سے چلیں جائیں دو اپوزیشن کی طرف سے چلیں جائیں پھر اُن کی بات سن لیں پھر سی ایم صاحب سے کو بتادیں جو بھی ہوگا پھر فیصلہ تو اُس نے کرنا ہے۔ایک آپ چلے جائیں ایک عارف جان صاحب ،چلیں جائیں اپوزیشن کی طرف سے کون جائے گا ؟ ناں ناں یہ جو باہر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ملک نصیر شاہوانی صاحب،ایک نصراللہ زیرے چلے جائیں۔آپ کی بات کا ہم انتظار کریں گے۔

میر محمد عارف محمد حسنی: جناب اسپیکر! جس طرح سیندک project کو20 سال ہو گئے ہیں پتہ نہیں چل رہا ہے کہ اس کا خرچ کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟ ایک شخص جو MDSML ہے وہ MRDL کے ساتھ مل کر weight میں گڑ بڑ کر کے کروڑوں ڈالر کما رہا ہے اور ملک کو اربوں روپے کا نقصان دے رہا ہے اور 23 سال کی عمر میں 21 گریڈ میں لگ کر 22 گریڈ میں confirm ہوا ہے۔وہ سیندک کے ٹھیکے بھی بیچ رہا ہے کینٹین تک کا ٹھیکہ وہ اپنے لوگوں کو دے رہا ہے نوکریاں بھی وہ تقسیم کر رہا ہے promotion بھی وہ کر رہا ہے اپنی ساری فیملی کو اہم پوسٹوں پر بٹھایا ہوا ہے۔CSR کے funds بھی وہ صوبائی حکومت کو دے کر وہ بھی اپنے من پسند لوگوں کو دے کر اُس میں بھی corruption کر رہا ہے جناب اسپیکر! آپ بڑا اُس کا نام پوچھ رہے ہیں اُس کا نام محمد رازق سنجرانی ہے۔جناب اسپیکر! رولنگ دے کہ سیکرٹری اور منسٹر کو بلالیں کہ وہ کون سے قانون کے تحت ایک سرکاری ملازم کروڑوں روپے کے فنڈز خرچ کر رہا ہے؟ سر! یہ مہربانی کر کے میرا حق بنتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں کس چیز پر رولنگ دیدیں؟

میر محمد عارف محمد حسنی: رولنگ آپ دیدیں کہ CSR کے جو فنڈز ہے سیندک project کے اُس کا طریقہ کار یہ ہے کہ آپ کے علاقے میں بھی CSR کے فنڈز ہیں اُس کا چیئرمین DC ہوتا ہے provincial government کے جو project ہوتے ہیں MPA ہوتا ہے اُس کا چیئرمین اور federal government کے جو project ہوتے ہیں اُن کا چیئرمین ہوتا ہے MNA اور DC,XEN,DHO وغیرہ اُس کے ممبر ہوتے ہیں

اور جو طریقہ کار ہے اُس کے مطابق خرچ ہوتے ہیں۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ CSR کے چاغی میں جو فنڈز سینڈک project کے خرچ ہو رہے ہیں کمیٹی بنی ہی نہیں ہے تو ان سے پوچھ لیں کہ جی اگر کمیٹی چاغی کی نہیں بنی ہے تو یہ کروڑوں روپے یا اربوں روپے جتنے بھی ہیں تب سے اب تک، یہ کس طریقہ کار کے مطابق خرچ ہو رہے ہیں؟ آپ مہربانی کر کے سیکرٹری مائنز کو بلالیں۔ اپنے چیمبر میں بلالیں تا کہ وہ طریقہ تو ہمیں بتائیں کہ کون سے طریقے کے مطابق اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: حسنی صاحب ،اس پر جو standing committee ہے ہماری mines and minerals کی میٹنگ میں سیکرٹری صاحب ،سیکرٹری mines and minerals کو بھی بلالیں گے وہاں آپ لوگ اس پر discussion کرلیں اگر پھر کوئی اس معاملے میں as special case اس میں جا کر آپ میٹنگ attend کر سکتے ہیں۔

جناب محمد عارف محمد حسنی: ٹھیک ہے وہ میٹنگ کر کے جو بھی کمیٹی کی رپورٹ تھی ہم یہاں جمع کروادیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ پھر آپ مجھے دیدیں اُس پر بات کر لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف محمد حسنی: آپ کی بڑی مہربانی ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی ملک نصیر شاہوانی صاحب، دُمڑ صاحب، دو منٹ انتظار کر لیں ملک نصیر شاہوانی صاحب پھر آپ کے ساتھ چلے جائینگے۔

جناب نصیر احمد شاہوانی: دُمڑ صاحب آپ کسی کو لیجائیں میں دو منٹ سے تھوڑا زیادہ لگاؤں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پھر بس آپ مختصر کر لیں۔

جناب نصیر احمد شاہوانی: نصر اللہ خان باہر جو بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نصر اللہ خان! آپ انکے ساتھ چلے جائیں منسٹر بھی آپ کے ساتھ آ رہے ہیں عارف جان حسنی اور آپ ہیں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم اسپیکر صاحب! شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں گیس پر بجلی پر جس طرح دُمڑ صاحب نے بات کی میں بھی اِسی موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مینگل صاحب آپ چلے جائیں۔ مینگل صاحب۔ ملک نصیر صاحب کی جگہ آپ اُنکی پارٹی کی ہے جا کر اُن سے بات کر لیں باہر جو دھرنا بیٹھا ہوا ہے آپ kindly۔ ناں آپ الگ ہیں۔ جی نصیر شاہوانی صاحب۔ جی ملک صاحب مختصراً۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں مجھ سے قبل میرے دوستوں نے بھی اِس موضوع

پر بات کی ہے سردی کا موسم ہے کوئٹہ اور بلوچستان کے دیگر یخ بستہ علاقوں میں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اِس کمیٹی میں آپ کا نام ہے اسلام آباد میں جا کر۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: مَیں کمیٹی کا ممبر ہوں لیکن اشد، ایک اِنتہائی وہ، ایک کمیٹی کی یہ ہے جب تک کمیٹی چلی جائیں اُس وقت تک جناب اسپیکر صاحب! اُس وقت تک جب کمیٹی چلی جائے بہت نقصانات ہو چکے ہوں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مجھے نہیں لگ رہا ملک صاحب تب تک جو ہے یہ ہماری باتوں پر کوئی action لیں گے۔ جب تک وہاں نہ جائیں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! اِس لیے میں اپنی باتوں کو آگے بڑھاتا ہوں کہ گیس تو بہت سارے علاقوں میں جس طرح زیارت کے اِس سردی اور اس یخ میں جو ہے رات اگر وہاں کے لوگ ٹھٹر کر گزاریں گے یا وہ جنگل سے جس کو ہم صنوبر کے جنگلات کہتے ہیں جو اِنتہائی قیمتی وہاں درخت لگے ہوئے ہیں اُنکو کاٹ کر اگر ہم اُس جنگل کو بھی تباہ کریں گے اور اِس گیس کو تو اِس لیے وہاں زیارت تک پہنچایا گیا تھا، قلات تک پہنچایا تھا کہ وہ جنگل صنوبر کے جنگلات کو نقصان نہ پہنچایا جائے لیکن آج وہ محفوظ نہیں ہے وہ اِس لیے محفوظ نہیں ہے کہ وہاں اِنسانی جانوں کا مسئلہ ہے لوگ زندگی بچانے کیلئے چولہے جلاتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہاں پھر تو بجلی بھی نہیں ہے اگر کہیں پر اگر بجلی ہو تو تھوڑا بہت لوگ ہیٹر جلا لیتے ہیں ہیٹر سے بھی کچھ نہ کچھ اُس سردی کی شدت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جس طرح اصغر خان ترین نے کہا کہ ابھی گندم کا season ہے ہم نے وہاں گندم کے بیج بھی ہمارے زمینداروں میں تقسیم کی گئی ہے لیکن آج بھی اور کل بھی دو دن سے زمیندار میرے خیال میں ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور کل بلوچستان نیشنل پارٹی کے قائد سردار اختر مینگل سے بھی اُنہوں نے ملاقات کی کہ خدارا! ہماری بات اسلام آباد تک بھی پہنچائے ہماری بجلی بند ہے ہمیں یہاں آپ نے seeds دیئے ہیں اور بجلی گزشتہ تقریباً آٹھ، دس دن سے بند ہے جناب اسپیکر صاحب! ہماری کمیٹی پتہ نہیں دس پندرہ دن تک جب چلی جائے گی اسلام آباد اُس وقت تک ہماری گندم کی بوائی کی season ختم ہو چکی ہوگی۔ جب یہاں ہمیں اربوں روپیوں کی، ایک تو آپ کی cabinet نے دو، ڈھائی، تین ارب روپے کی ایک لوگوں کو subsidy دی، اُن میں مفت بیج اگر تقسیم کر رہا ہے اُس کا کیا فائدہ کہ اُدھر سے بھی آپ نے دو، تین ارب روپے کے نقصانات کیے اور ادھر بھی اس کا فائدہ زمیندار نہیں اُٹھا سکتے ہیں اُنکی بجلی بند ہے تو اُن کے نقصانات اپنی جگہ پر جناب اسپیکر! یہاں ہمارے علاقوں میں 1 ہزار فٹ سے پانی نکالا جاتا ہے جس کو پینے کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے آپ کی کوئٹہ شہر کی میں مثال دیتا ہوں اِس کوئٹہ شہر میں 80% یہاں کے عوام ٹینکر مافیا کے رحم و کرم پر ہے۔ یہاں لوگ پانی خرید کر پیتے ہیں۔ جب صوبائی دارالحکومت میں آپ لوگوں کو آپ کی اتنی بڑی مقصد ڈیپارٹمنٹ ہے واسا، PHE جن پر اربوں روپے خرچ ہوتا ہے، لوگوں کو پانی نہیں

دے سکتا ہے۔لوگ، 80 % لوگ پانی خرید کر پیتے ہیں تو اُن علاوں میں تو 100% لوگ یہ زمینداروں کے یہ جو ٹیوب ویلز ہیں اُنہیں کے رحم وکرم پر ہیں۔ مال ومویشی بھی اُنہیں سے پانی پیتے ہیں اور وہاں کے عوام بھی اُسی سے پانی پیتے ہیں لیکن وہاں گزشتہ تقریباً دس، پندرہ دنوں سے بجلی بند ہے ہم نے کیسکو چیف سے ملاقاتیں کی ہم نے وفاقی وزیر پانی ہے جو ہماری پارٹی سے جس کا تعلق ہے اُنکو بھی میں نے کہا اور میں آج بھی اِس فورم پر کہتا ہوں کہ یہ بلوچستان کا سنگین اور ایک اہم مسئلہ ہے۔ خاص کر بجلی اور گیس، بجلی کو فوری طور پر جناب اسپیکر صاحب! آپ ایک ruling دے دیں کہ بجلی کو جو ہے آپ اِسکو start کریں یا جس طرح بھی ہے۔ آپ چیف سیکرٹری کو بُلائیں، آپ صوبائی وزیر، جو ہمارے چیف منسٹر ہیں اُن سے اگر کوئی delegation بناتے ہیں۔ میں نے بھی اُن سے بھی ملاقات کی لیکن کیسکو کی اپنی ہٹ دھرمی ہے اور اُنہوں نے بجلی بند کر دی ہے اور پورے بلوچستان اِس وقت تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے سردی میں گیس کا نہ ہونا دوسرا بجلی کا نہ ہونا میرے خیال میں بلوچستان میں اِس سے بڑا مسئلہ اس وقت نہیں ہے اِس فورم پر اگر آج باہر لوگ روزانہ، کوئٹہ شہر میں جناب اسپیکر صاحب! لوگ روڈ بند کرتے ہیں آپ کا Airport روڈ بند، تین چار دن قبل سے ایئرپورٹ روڈ بند تھا۔ اور اُن لوگوں کا یہی مسئلہ تھا کہ گیس نہیں ہے، سریاب روڈ تو روز بند ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک صحیح ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: شہر کے وسط میں بھی گیس نہیں ہے بجلی نہیں ہے تو جناب اسپیکر صاحب! اسکا ابھی کیا ہمارے سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ یہ کم از کم یہ جو بُنیادی چیزیں ہیں جسے انسانی جانوں کا ضیاع ہوگا لوگ نمونیا کا شکار ہو رہا ہے لوگ بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے۔ پینے کا پانی نہیں ہے۔ تو اس کے لیے کیا کیا جائے۔ آپ کی طاقت آپ کی پارلیمنٹ کی ایک بہت بڑی اہمیت ہے کم از کم آج آپ اس پر کوئی اتنی سخت رولنگ لے لیں کہ آج شام تک اگر یہ بجلی بحال ہو سکتی ہے۔ گیس کا پھر دیکھا جائے گا۔ اگر اُس کو کل آپ یا یہاں گیس کی جو G.M ہے اُس کو بلا لیں اُس کے بعد اسلام آباد بھی جائینگے۔ لیکن یہاں بھی بلائیں۔ یہی G.M روزانہ ہائی کورٹ میں بھی کھڑا رہتا ہے۔ یہاں بھی ہم بلاتے ہیں۔ اُس کو لیکن اُس کے باوجود حالات جوں کا توں ہے اگر یہ تبدیل نہیں ہوتا تو پھر کم از کم یہاں میں چیخنے چلانے کی ضرورت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں بجلی نہیں ہے بجلی نہیں ہے۔ یہاں اگر ایک مہینے تک اجلاس جاری رہتا ہے ہماری یہی بات ہے ہماری یہی آواز ہے۔ اور روڈ پر لوگوں کا دھرنا لوگوں کا احتجاج اور یہ خاص کر اس وقت پشین قلعہ عبداللہ یہاں میاں غُنڈی، زڑخو، مارواڑ، اور قلات کے کچھ علاقے اِن کے بجلی بالکل بند ہو چکی ہیں۔ تو اس وقت میں کہتا ہوں ہم نے دو بہت بڑے نقصانات کیے ہیں۔ اگر آپ کی Cabinet نے ایک approval دی، لوگوں کو seeds دے دیا 2 ارب روپے وہ ضائع ہو گئے۔ بجائے اُس کا کہ وہ اگر دو ارب روپے آپ بجلی والے کو دیتے جس کا وزیر اعلیٰ نے وعدہ

بھی کیا ہے۔ یہی زمیندار جو اس وقت گزشتہ دنوں بلوچستان اسمبلی کے سامنے احتجاج پر تھے۔ وزیر اعلیٰ سے اُنہوں نے یہی مطالبہ کیا کہ ہمیں seeds نہیں ہمیں بجلی چاہیے یہ پیسے آپ بجلی والے کو دے دیں۔ لیکن وہ seeds خرید اوہ ہٹ دھرمی کا، جناب بجلی نہیں ہے۔ جب بجلی نہیں ہے تو بجلی والے کو دے دو کم از کم بجلی سے جو ہے لوگ اپنے دو تین تھیلا اگر seeds کے خرید کے، وہ بوائی کرتی ہے اور اسوقت خاص کر گندم کا شارٹیج ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ باہر سے ان پورٹ تو کرتے ہیں۔ اربوں ڈالر جو ہے زرمبادلہ باہر دے دیتے ہیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ ڈالر بھی نہیں ہے۔ آپ کا ڈالر دِن بدِن اُوپر جار ہا ہے لیکن آپ گندم باہر سے خریدتے ہیں۔ آپ چینی باہر سے خریدتے ہیں، آپ ایک زرعی ملک ہیں، اور پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں پر گندم نہیں ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے یہاں پر لوگ چینی باہر سے خریدتے ہیں۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے سیب سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن یہاں ایران کا سیب آجاتا ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جناب اسپیکر صاحب! پیاز جو ایران سے آرہا ہے پاکستان ایک زرعی ملک ہے ٹماٹر باہر سے آرہے ہیں۔ جب ہمارے پاس سب چیزیں ہیں ہمارے ملک میں تو ہم باہر سے کیوں منگواتے ہیں؟ اور پھر اسی چھ گھنٹے بجلی میں یعنی اپنے زمیندار تیس ہزار کے قریب جو زمیندار ہے سبسڈی جن کو ملتا ہے۔ تو یہ تیس میں تقریباً آٹھ نو مہینہ ہم پورے ملک کو جناب اسپیکر صاحب! ہم پیاز دے دیتے ہیں۔ ہم ٹماٹر دے دیتے ہیں۔ ہمارے پاس اس وقت بارہ لاکھ ٹن سیب پڑے ہوئے ہیں جو اسی ملک کی ضروریات کے لیے کافی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ اس بارے میں ایک رولنگ دے دیں۔ ابھی نہیں تو رات تک جو ہے جناب اسپیکر صاحب! کیسکو چیف کو بُلائیں۔ اُن کے کسی نمائندہ کو بُلائیں۔ ابھی بھی زمیندار اِدھر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایم پی اے ہاسٹل میں ہم اُن یہی باور کرایا ہے کہ ہم انشاء اللہ کوشش کرینگے اسپیکر صاحب! سے رولنگ دلوا کے، اُن کی بجلی کے بحالی کے احکامات جاری کرینگے۔ تو آپ بُلائیں کم از کم ایک حکم جاری کریں، کام، جو بھی قانونی طریقہ ہے آج رات تک کم از کم بجلی جناب اسپیکر صاحب! جانی چاہیے یہ نہیں جاتا ایک تو یہ ہے زمینداروں کا اپنی جگہ پر نقصان۔ پھر جو ملک سے باہر ہم گندم منگواتے یہ پیسہ پھر وہاں اُن کے حوالے کرتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! یہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس میں تقریباً گیارہ ممبرز ہیں۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب! میری تجویز یہ ہے میری رائے یہ ہے کہ بجلی اور گیس کا جو معاملہ ہے وہ انتہائی سنگین ہے بالخصوص بجلی کے حوالے سے۔ جیسے کہ ملک نصیر صاحب نے فرمایا کہ جب زمیندار ایکشن کمیٹی ہمارے پاس آئے سی ایم کے ساتھ میٹنگ میں سی ایم صاحب نے کہا کہ میں آپ کو بیج اور اناج دونگا۔ اُنہوں نے کہا ہمیں بیج اور اناج نہیں چاہیے ہمیں بجلی چاہیے۔ پھر اُس پر یہ commitment ہوئی یہ تین مہینے کی جو بلز ہیں۔ فلڈ آیا نقصان ہوا ہے اور زمینداری تباہ ہوئی ہے اور باغات تباہ ہوئے ہے۔ فصل تباہ ہوئی ہیں۔ ہم آپ کو تین مہینے کی جو بلز ہے وہ گورنمنٹ آف بلوچستان پے کرے

گی جو بل کے اخراجات ہیں، وہ گورنمنٹ آف بلوچستان کریگی۔ اُس پر ابھی تک عمل نہیں ہوا۔ آپ دیکھیں جیسے ساتھی نے فرمایا کہ ابھی بیج ہے۔ اور ابھی بجلی نہیں ہے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! اس میں شاید پچھلے اجلاس میں مَیں نہیں تھا۔ یہ گیارہ ارکان آپ لوگوں نے جو ہے یہ کمیٹی بنائی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میری تجویز یہ ہے کہ ہر ضلع سے ایک ایک ممبر ہونا چاہیے۔ جناب اسپیکر صاحب! جس ٹائم جانے کا وقت آ گیا ہے یہ میں آن ریکارڈ بات کر رہا ہوں۔ اسمبلی کے فلور پر بات کر رہا ہوں۔ چار ممبر بھی آپ کو نظر نہیں آئینگے آپ کے ساتھ جاتے ہوئے آپ چیئرمین اس کمیٹی کے یہ میں آپ کو دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ چار ممبر بھی نظر نہیں آئینگے۔ تو کم از کم جناب اسپیکر صاحب! ہر ضلع کے اپنی پریشانیاں ہیں یا اپنے۔ میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ترین صاحب! کمیٹی، مَیں اِسی سے متعلق بتا تا ہوں کمیٹی notify ہو گئی ہے کوئی ممبر اگر personally ہمارے ساتھ آنا چاہتا ہے، بالکل ہم اُسکو welcome کہتے ہیں۔ یہ تو پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے اب ہم پورے جو ہے 65 کے MPA65 کو تو اسلام آباد نہیں لے جاسکتے ہیں۔ ہر پارٹی سے جو ہے ہم لوگوں نے ایک پارلیمانی لیڈر جو ہے بنایا ہوا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! کچھ اضلاع ایسے ہیں جن کا سو فیصد تعلق زراعت سے ہے۔ اِس میں، آپ کی بات بجا ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ جو آنا چاہتا ہے وہ آجائیں۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ تقریباً اُن اضلاع کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ جس کا سو فیصد تعلق زمینداری سے ہو، زراعت سے ہو۔ اب جناب اسپیکر صاحب! اس میں آپ تھوڑی ترمیم کریں۔ اور جو نو مجھے پتہ ہے کہ یہاں وہاں جانا ہوگا وہاں بات کرنی ہوگی وہاں آپ کو struggle کرنا ہوگا۔ وہاں لڑنا جھگڑنا ہوگا تا کہ کچھ نہ کچھ، چونکہ یہ اسمبلی میں ہم دن رات یہاں۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ اِس سے متعلق ایک موشن لائیں، اگلے آنے والے اجلاس میں۔

جناب اصغر علی ترین: ٹھیک ہے۔ اور دوسرا جناب اسپیکر صاحب! یہ جو ملک نصیر احمد صاحب نے جو بات کی ہے بیج کے بارے میں بات کی ہے۔ یہ اِس بھی یہ معیار نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! اس کی بھی کم از کم ایک تحققیات ہونا چاہیے یہ جو زمینداروں کو بیج مل رہا ہے۔ کیا وہ معیاری ہے یا نہیں ہے؟ ہمیں جو شکایت موصول ہوئی ہے۔ کسان حضرات جو ہمارے پاس آئے، زمیندار حضرات ہمارے پاس آئے وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ معیاری نہیں ہے تو جناب اسپیکر صاحب! کم از کم اس فلور پر ہمیں وہ بات کرنی چاہیے کہ عام آدمی کو وہ فائدہ ملیں اور وہ یہاں سے مستفید ہو۔ اِس پر آپ سے میں request کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! آپ سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ یہ بجلی اور گیس کا جو معاملہ ہے۔ یا اسلام آباد جانے کا معاملہ ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اس کو آپ خود handle کریں۔ خود tackle کریں۔ تا کہ جلد

سے جلد یہ معاملہ نمٹایا جاسکیں ۔اُس کی وجہ یہ ہے کہ سیلاب نے ہمارے زمینداروں کو تباہ کیا ہے اگر ہم ڈیلے کرینگے اس کو مزید اور یہ خدانخواستہ مزید نقصان کی طرف جائے گا۔شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ترین صاحب ۔زاہد بھائی آپ نے کافی عرصے سے جو ہے اشارے کررہے ہیں بات کرینگے کہ نہیں؟۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب !بات کرنا آتا ہے ۔ایک دو منسٹر بیٹھے تھے ۔میرا پہلے میں نے آپ کو اشارہ دیا تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بس ابھی تو میرے خیال سے کارروائی ختم ہوگئی ایکسٹرا ٹائم ہے۔

جناب زابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب !بس ابھی کیا کریں ریکارڈ میں تو لانا ہے اسمبلی فورم میں ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پھر اگلے اجلاس میں پھر پہلے آپ آجائیں ناں اس طرح ساڑھے پانچ بجے نہ آئیں ۔جیسے آج تین بجے کے اجلاس میں ساڑھے پانچ بجے آرہے ہو۔عوام کی نمائندگی اس طرح ہوتی عوام کی نمائندگی پھر آپ کو وقت پر آنا پڑتا ہے۔

جناب زابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب !مجھے تین چار گواہ بھی ہیں کہ میں دو بجے سے پہلے آیا ہوں سیکرٹری طاہر شاہ صاحب بھی گواہ ہیں ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں دو بجے سے پہلے ۔

میرزابدعلی ریکی : ہاں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اجلاس والے دن کو یہ دروازے جو ہے تین بجے کھلتے ہیں۔

میرزابدعلی ریکی: نہیں جناب اسپیکر صاحب !میں کہتا ہوں آپ ٹائم دیتے ہیں اسی ٹائم کے مطابق آپ آجائیں انشاءاللہ بالکل ہم بیٹھیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: چلیں چلیں ۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب !ایک دو بات کرنا ہے Thank you جناب اسپیکر صاحب! سردار صاحب آپ قابل احترام ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ کے عزت ہمارے سرآنکھوں پر ایک بات ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے جناب اسپیکر صاحب! پانچ مہینہ ہوتا ہے یہ سیلاب کو ہوتے ہوئے بلوچستان میں ایگریکلچر بالکل تباہ ہوا ہے یعنی سیلاب کی حوالے سے نہ مرکز نے دلچسپی لیا بلوچستان کے لیے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے، پرائم منسٹر شہباز شریف چار، پانچ دفعہ آکے چلے گئے ۔مجھے پتہ نہیں ہے کہ پرائم منسٹر آکے تصویریں لے کے چلے جاتے ہیں ۔آخر جناب اسپیکر

صاحب! بلوچستان کے ساتھ مذاق ہورہا ہے۔ بلوچستان کے مرکز بلوچستان کو اسی طرح جوحق وحقوق ہے وہ نہیں دے رہا ہے۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب! میں اپنے گورنمنٹ سے بھی گلہ کررہا ہوں۔ شاید تین چار منسٹر ہوجاتے اس لوگوں کو میں یاددہانی کرادیتا کہ خدارا! کم ازکم مگر مرکز میں کچھ نہیں کررہے ہیں نظرانداز کررہا ہے۔ آپ کم ازکم ایگریکلچر کے حوالے پر جو زمینداروں کے بندات ہے سولر وغیرہ ہے۔ کچھ بندوں کا گھر بھی گرے ہیں۔ مختلف نقصان ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! مگر آج تک پانچ مہینہ گزر گیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! ایک روپیہ کیسی ایگریکلچر کے مد میں یا زمیندار کو یا کسی کا گھر گرگیا ہوا ہے مگر ایک روپیہ آج تک اُسے نہیں ملا ہے۔ ہاں کاغذی کارروائی میں جناب اسپیکر صاحب! تو سب چیز لکھے ہیں۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں لکھا ہے۔ مگر ابھی عملی کام ابھی تک نہیں ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! دوسرا جناب اسپیکر صاحب PPHI! کے ہمارے کچھ گیلری میں بندے بیٹھے ہیں۔ خدارا! گورنمنٹ بلوچستان ہے ہمارا وزیراعلیٰ بلوچستان عبدالقدوس بزنجو صاحب سے پرزور اپیل کرتا ہوں ان پچیس اگر پچیس سو یا تین ہزار ہے ان کے بجائے پرمنٹ کرلیں اس میں ان کا حق بنتا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے کیا ہوا ہے KPK نے کیا ہوا ہے۔ بلوچستان کیوں نہیں کررہا ہے۔ یہ میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو صاحب سے پُرزور اپیل کرتا ہوں اس کو کیبنٹ میں لاکے ان لوگوں کا دل جیت لیں۔ جناب اسپیکر صاحب! دوسری بات کہ جام کے وقت میں دیکھتا تھا تو میں روتا تھا۔ چار سال جناب اسپیکر صاحب! آپ کو یاد آرہا ہے۔ یقین کرو میں ایم پی اے تھا مگر ڈسٹرکٹ واشک اور چاہے رخشان ڈویژن ہو وہ ہمارے عارف محمد حسنی کا کنٹرول میں تھا۔ ٹوٹل رخشان ڈویژن اسی کی کنٹرول میں تھا۔ یہ اللہ کا آج نظام ہے۔ آج ہمارے عارف محمد حسنی رورہے ہیں الحمدُ للہ اللہ کا شکر ہے۔ کم ازکم بندوں کو احساس ہوجائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اور آپ ہنس رہے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: یہ مقامات عمل ہے میں ہنس رہا ہوں بالکل میں ہنس رہا ہوں جناب اسپیکر صاحب! کے یقین کریں کہ ایم پی اے کون ہوتا اور کنٹرول کس کے ہاتھ میں ہوتا ہے؟ یہ آدمی کو بہت یعنی ایسا ہوتا ہے کہ الرجی ہوتا ہے۔ ابھی آج کل میں دیکھ رہا ہوں عارف محمد حسنی ہر اسمبلی میں ماشاءاللہ بات کررہے ہیں۔ اچھا ہے میں نہیں کہتا ہوں بات نہیں کریں۔ مگر وہ یادیں یاد کریں کہ یقین کرو جب میں روتا تھا۔ عوام کا فریاد لاتا تھا۔ میں کہتا تھا خدار جام کمال صاحب! خدارا! جو آپ کے ساتھ اس طرح نہیں کریں واشک عوام کے ساتھ ظلم نہیں کریں اس لوگوں کو فنڈ دے دیں اس لوگوں کے جو مسئلے ہیں ٹھیک ہے میں ایم پی اے ہوں آپ خود آکے وہاں visit کریں۔ حالانکہ جام کمال اور منسٹر عارف حسنی صاحب! واشک یہاں کے دورے بھی کیے۔ ایک دفعہ آئے تھے۔ جناب اسپیکر صاحب! مگر وہاں آکے بیٹھ کے واپس چلے گئے۔ ایک روپیہ کی اسکیمات نہیں دی گی ڈپٹی کمشنر عارف محمد حسنی کا تھا۔ ایس پی، اے سی، XEN، زید بکر ٹوٹل ڈسٹرکٹ اسی

کے ہاتھ میں تھا۔تو آج الحمدُ للہ میں خوش ہوں ۔کہ وہ بھی رور ہا ہے۔مقامات عمل ہے جناب اسپیکر صاحب! یہ میں آپ کو بتاؤں یہ کرسی نہیں یہ کسی کی باپ کی میراث نہیں ہے یہ آج ہے کل نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! مگر جو بندہ اقتدار میں آجائیں جو بندہ چاہے جو بھی ہو وہ اس کرسی میں بیٹھ کر اللہ کو نظر دیکھیں اوپر اللہ ہے۔اسی کو نظر دیکھیں اسی طرح جب اس کو خوف اللہ ہوگا۔وہ کام کرے گا عوام کے حقوق پھر وہ آگے چلے گا۔Thank you جناب اسپیکر صاحب! آپ کا مشکور ہوں ممنون ہوں۔Thank you sir

جناب قائم مقام اسپیکر: ٹھیک۔

جناب مکھی شام لعل: اسپیکر صاحب! شکریہ contract کی ملازمین کو مستقل کیا جائے کیوں کہ یہ بیچارے ہمیشہ اسی طرح رہ جاتے ہیں جب اُن کا ٹائم پورا ہوتا ہے اُن کو نکال دیا جاتا ہے تو یہ بڑی زیادتی ہے ۔ اِنکو permanent کرنا چاہیے یا تو رکھنا نہیں چاہیے اگر رکھتے ہیں تو اُنکو permanent کرنا چاہیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میری بھی یہی رائے ہے۔

جناب مکھی شام لعل: سر! مَیں جناب وزیراعلیٰ جناب میر عبدالقدوس بزنجو صاحب! کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے بلوچستان میں اقلیتی کمیشن قائم کر کے پہلی دفعہ یہ بلوچستان میں ایک مثال کی ہوئی ہے،جس سے ہمارے پورے بلوچستان میں اقلیت برادری میں خوشی کی لہر دُوڑ گئی ہے۔ہم دُعا دیتے ہیں۔یہ ہمیشہ اسی طرح سے کام چلتے رہے کیوں کہ جب اقلیتی کمیشن انشاءاللہ اپنا کام کرنا شروع کریگا۔تو میں اُمید کرتا ہوں کہ کافی اقلیتوں کے مسائل حل ہونگے۔جس کے لیے میں again میر صاحب کا بہت مشکور ہوں۔Sir Thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 نومبر 2022ء بوقت 03:00 سہ پہر تک ملتوی کے لیے کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 بجکر 12 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆